از

امام العلما سند الفقہا تاج الاتقیا راس المحدثین حجۃ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہ

الحمد للہ و المنۃ

الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی

۱۳۱۵ھ

از

امام العلما سند الفقہا تاج الاتقیا رأس المحدثین حجۃ الاسلام والمسلمین
حضرت علامہ محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہ اللہ

سلسلۂ اشاعت ۲۶۵

نام کتاب ــــــ الصارم الربانی علی اسراف القادیانی ۱۳۱۵ھ

مصنف ــــــ شہزادۂ اعلیٰحضرت حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا

محمد حامد رضا خاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پروف ریڈر ــــــ مولانا محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری

صفحات ــــــ اڑسٹھ (۶۸)

تعداد ــــــ گیارہ سو (۱۱۰۰)

اشاعت بار چہارم ــــــ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء

ناشر ــــــ رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

مسئلہ: از سرساوہ ضلع سہارنپور مرسلہ یعقوب علی خان کلارک پولیس ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ

قبلہ وکعبہ ام مدظلہ بعد آداب فدویانہ کے معروض خدمت کہ اس قصبہ سرساوہ میں ایک شخص جو اپنے آپ کو نائب مسیح یعنی مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کا خلیفہ بتلاتا ہے۔ پرسوں اس نے ایک عبارت پیش کی جسکا مضمون ذیل میں تحریر کرتا ہوں ایک دوسرے صاحب نے وہی عبارت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو بھیجی ہے مگر میں خدمت والا میں پیش کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ بہت جلد جواب سے مشرف ہونگا اور در صورت تاخیر کے کئی مسلمانوں کا ایمان جاتا رہیگا اور وہ اپنی راہ پر لے آویگا زیادہ آداب۔

تحریر یہ ہے

ایک مدت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات وحیات میں ہر جگہ گفتگو ہوتی ہے اور اس میں دو گروہ ہیں ایک وہ گروہ ہے جو مدعی حیات ہے اور ایک وہ گروہ ہے جو منکر حیات ہے اور ان دونوں فریق کی طرف سے کتابیں شائع ہو چکی ہیں اب میں آپ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ ان دونوں فریق میں سے کون حق پر ہے بس اس بارے میں ایک آیت قطعیۃ الدلالۃ اور صریحۃ الدلالۃ یا کوئی حدیث مرفوع متصل اس مضمون کی عنایت فرمائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسدہ العنصری ذی حیات جسمانی آسمان پر اوٹھالیے گئے ہیں اور کسی وقت میں بعد حضرت

خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آسمان سے رجوع کرینگے اور اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی رہینگے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہونگے یا اونکو خدا تعالیٰ اس عہدۂ جلیلہ سے معزول کر کے امتی بنا دیگا تو پہلے تو کوئی آیت بشروط متذکرۂ بالا ہونی چاہیے اور بعد اس کے کوئی حدیث تاکہ ہم اس حالت تذبذب سے بچیں اور جو آیت ہو اسمیں لفظ حیات ہو خواہ کسی صیغے سے ہو یہاں کئی صاحب ایسے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر گفتگو کرتے ہیں اور متوفیك و فلما توفیتنی دو آیت پیش کرتے ہیں اور ان دونوں آیتوں کا ترجمہ حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابن عباس سے پیش کرتے ہیں اور سند میں صحیح بخاری اور اجتہاد بخاری موجود کرتے ہیں۔ اب آپ ان آیتوں کے ترجے جو کسی صحابی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہوں اور صحیح بخاری میں موجود ہوں عنایت فرمائیے اور دونوں طرف روایتیں ہر قسم کی موجود ہیں ہمکو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اوسکی آیت اور نہیں ہے تو وجہ فقط بینوا تو جروا

فتــوٰے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الذین کذبوا بایتنا و استکبروا عنہا لا تفتح لہم ابواب السماء

الحمد للہ الذی خلق عبدہ وابن امتہ عیسی بن مریم رسول اللہ

بکلمة منه و جعله فی البدء مبشراً برسول یاتی من بعده اسمه احمد وفی الختم ناصراً لملته اماماً من امته نائباً عنه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و علیه و علیٰ سائر انبیائه و کل محبوب لدیه و علینا بهم الی یوم الدین امین امین یارب العلمین قال الفقیر محمد المدعوبحامد رضا القادری البریلوی غفراللّٰہ تعالیٰ له واورده من منا هل المنی کل مورد وری

اللّٰهم هدایة الحق و الصواب

الجواب

برادران مسلمین حفظکم اللہ تعالیٰ عن شرور المفسدین حفظ ناموس وحفظ جان وحفظ جسم وحفظ مال میں سب مومن وکافر ہمیشہ ساعی وسرگرم رہتے ہیں اللہ عزوجل کو یاد کرکے اپنے وقت عزیز کا ایک حصہ اپنے حفظ دین میں بھی صرف کیجیے کہ یہ سب سے اہم ہے یعنی بگوش ہوش یہ چند کلمے سن لیجیے اور انہیں میزان عقل وانصاف میں تول کر حق وناحق کی تمیز کیجیے فضل الٰہی عزوجل سے امید واثق ہے کہ دم کے دم میں صبح حق تجلی فرمائیگی اور شب ضلالت کی ظلمت دھواں ہو کر اوڑ جائیگی۔ مخالفین اگر بر سر انصاف آئے فہو المراد ورنہ آپ تو بعنایت الٰہی راہ حق پر ثابت قدم ہو جائینگے وباللہ التوفیق۔ میں پیش ازجواب چند مقدمات نافعہ ذکر کرتا ہوں جن سے بعونہ تعالیٰ حق واضح ہو اور صواب لائح واللّٰہ المعین و به نستعین

مقدمۂ اولیٰ

مسلمانو! میں پہلے تمہیں ایک سہل پہچان گمراہوں کی بتاتا ہوں جو خود قرآن مجید و حدیث حمید میں ارشاد ہوئی۔ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم اتارا تبیانا لکل شیء جس میں ہر چیز کا روشن بیان تو کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہ ہو مگر ساتھ ہی فرمادیا وما یعقلہا الا العلمون اس کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔ اس لیے فرماتا ہے فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون علم والوں سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔ اور پھر یہی نہیں کہ علم والے آپ سے آپ کتاب اللہ کے سمجھ لینے پر قادر ہوں۔ نہیں بلکہ اس کے متصل ہی فرمادیا وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم اے نبی ہم نے یہ قرآن تیری طرف اس لیے اتارا کہ تو لوگوں سے شرح بیان فرمادے اس چیز کی جو اون کی طرف اتاری گئی۔ اللہ اللہ قرآن عظیم کے لطائف و نکات منتہی نہ ہو نگے۔ ان دو آیتوں کے اتصال سے رب العلمین نے ترتیب وار سلسلۂ فہم کلام الٰہی کا منتظم فرمادیا کہ اے جاہلو تم کلام علما کی طرف رجوع کرو اور اے عالمو تم ہمارے رسول کا کلام دیکھو تو ہمارا کلام سمجھ میں آئے۔ غرض ہم پر تقلید ائمہ واجب فرمائی اور ائمہ پر تقلید رسول اور رسول پر تقلید قرآن و للہ الحجۃ البالغۃ و الحمد للہ رب العلمین امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے کتاب مستطاب میزان الشریعۃ الکبریٰ میں اس معنی کو جابجا بتفصیل تام بیان فرمایا از انجملہ فرماتے ہیں۔

لولا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فصل بشریعتہ ما اجمل فی القران بقی القران علی اجمالہ کما ان الائمۃ المجتہدین لولم یفصلوا ما اجمل فی السنۃ لبقیت السنۃ علی اجمالہا و ھکذا الی عصرنا ھذا پس اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی شریعت سے مجملات قرآن عظیم کی تفصیل نہ فرماتے تو قرآن یونہیں مجمل رہتا اور اگر ائمہ مجتہدین مجملات حدیث کی تفصیل نہ کرتے تو حدیث یونہیں مجمل رہتی اور اسی طرح ہمارے اس زمانے تک کہ اگر کلام ائمہ کی علمائے مابعد شرح نہ فرماتے تو ہم اوسے سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتے۔ تو یہ سلسلۂ ہدایت رب العزۃ کا قائم فرمایا ہوا ہے جو اسے توڑنا چاہے وہ ہدایت نہیں چاہتا بلکہ صریح ضلالت کی راہ چل رہا ہے اسی لیے قرآن عظیم کی نسبت ارشاد فرمایا یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا اللہ تعالیٰ اسی قرآن سے بہتیروں کو گمراہ کرتا اور بہتیروں کو سیدھی راہ عطا فرماتا ہے۔ جو سلسلے سے چلتے ہیں بفضلہ تعالیٰ ہدایت پاتے ہیں اور جو سلسلہ توڑ کر اپنی ناقص اوندھی سمجھ کے بھروسے قرآن عظیم سے بذات خود مطلب نکالنا چاہتے ہیں چاہ ضلالت میں گرتے ہیں اسی لیے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القران فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ قریب ہے کہ کچھ لوگ آئیں جو تم سے قرآن عظیم کے مشتبہ کلمات سے جھگڑینگے تم اونھیں حدیثوں سے پکڑو کہ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں رواہ الدارمی و نصر المقدسی فی الحجۃ واللالکائی فی السنۃ وابن عبدالبر فی العلم وابن ابی زمنین فی

اصول السنة والدارقطنی و الاصبهانی فی الحجة و ابن النجار اسی لیے امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الحدیث مضلة الا للفقهاء حدیث گمراہ کردینے والی ہے مگر ائمہ مجتہدین کو۔ توجہ وہی ہے کہ قرآن مجمل ہے جس کی توضیح حدیث نے فرمائی اور حدیث مجمل ہے جس کی تشریح ائمہ مجتہدین نے کر دکھائی تو جو ائمہ کا دامن چھوڑ کر خود قرآن و حدیث سے اخذ کرنا چاہے بہکیگا۔ گریگا۔ اور جو حدیث چھوڑ کر قرآن مجید سے لینا چاہے وادیٔ ضلالت میں پیاسا مریگا تو خوب کان کھول کر سن لو اور لوحِ دل پر نقش کر رکھو کہ جسے کہتا سنو ہم اماموں کا قول نہیں جانتے ہمیں تو قرآن و حدیث چاہیے جان لو یہ گمراہ ہے اور جسے کہتا سنو کہ ہم حدیث نہیں جانتے ہمیں صرف قرآن درکار ہے سمجھ لو کہ یہ بددین دینِ خدا کا بدخواہ ہے۔ پہلا فرقہ قرآن عظیم کی پہلی آیت فسئلوا اهل الذکر کا مخالف متکبر ہے اور دوسرا طائفہ قرآن عظیم کی دوسری آیت لتبین للناس مانزل الیهم کا منکر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے فرقہ مخذولہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا سألوا اذالم یعلموا فانماشفاء العی السؤال کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہے رواہ ابوداؤد عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما اور دوسرے طائفہ ملعونہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا انی اوتیت القرآن و مثله معه الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فماوجدتم فیه من حلال فاحلوه وماوجدتم فیه من حرام فحرموه وان ماحرم رسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم)

کما حرم اللہ سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اوس کا مثل۔ خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لیے رہو اس میں جو حلال پاؤ اوسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اوسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اوس کے مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی رواہ الائمۃ احمد والدارمی وابو داود والترمذی وابن ماجۃ عن المقدام بن معد یکرب و نحوہ عندھم ماخلا الدارمی وعند البیہقی فی الدلائل عن ابی رافع و عند ابی داود عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق اس زمانہ فساد میں ایک تو یہ [illegible] بے فکرے نیچری حضرات تھے جنہوں نے حدیثوں کو یکسر [illegible] بان صرف قرآن عظیم پر دارومدار رکھا حالانکہ واللہ وہ قرآن کے دشمن اور قرآن اون کا دشمن وہ قرآن کو بدلنا چاہتے ہیں اور مراد الٰہی کے خلاف اپنی ہوائے نفس کے موافق اس کے معنی گڑھتے۔ اب دوسرے یہ حضرات نئے فیشن کے مسمی اس اونچی آن والے پیدا ہوئے کہ ہمکو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے تو بات کیا ہے کہ یہ دونوں گمراہ اپنے دل میں خوب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں ان کا ٹھکانا نہیں حضور کی روشن حدیثیں انکے مردود خیالات کے صاف پرزے پارچے بکھیر رہی ہیں اس لیے اپنی بلا ٹلانے کو پہلے ہی دروازہ بند کرتے ہیں کہ ہمیں صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس میں عوام بیچاروں کے سامنے اپنے سے نکتے نکالنے کی

گنجائش ہو۔ مسلمانو تم ان گمراہوں کی ایک نہ سنو اور جب تمہیں قرآن میں شبہ ڈالیں تم حدیث کی پناہ لو اگر اوس میں این و آں نکالیں تم ائمہ کا دامن پکڑو اس تیسرے درجے پر آکر حق و باطل صاف کھل جائیگا اور ان گمراہوں کا اوڑایا ہوا سارا غبار حق کے برستے ہوئے بادلوں سے دھل جائے گا اوس وقت یہ ضال مضل طائفے بھاگتے نظر آئیں گے کانھم حمر مستنفرة فرت من قسورة اوّل تو حدیثوں ہی کے آگے اونھیں کچھ نہ بنے گی صاف منکر ہو بیٹھیں گے اور وہاں کچھ چوں وچرا کی تو ارشادات ائمہ معانی حدیث کو ایسا روشن کردینگے کہ پھر انہیں یہی کہتے بن آئیگی کہ ہم حدیث کو نہیں جانتے یا ہم اماموں کو نہیں مانتے اوسوقت معلوم ہو جائیگا کہ ان کا امام ابلیس لعین ہے جو انھیں لیے پھرتا ہے اور قرآن و حدیث وائمہ کے ارشادات پر نہیں جمنے دیتا ولا حول ولا قوة الا باللّٰہ العلی العظیم یہ نفیس و جلیل فائدہ ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھو کہ ہر جگہ کام آئیگا۔ اور باذن اللّٰہ تعالیٰ ہزاروں گمراہیوں سے بچائیگا کیف لا وانه من زواھر جواھر افادات سیدنا الوالدالعلام مقدام المحققین الاعلام مدظله العالی الی یوم القیام فی کتابه المستطاب البارقة الشارقة علی مارقة المشارقة و الحمدللّٰہ رب العلمین۔

مقدمۂ ثانیہ

مانی ہوئی باتیں چار قسم ہوتی ہیں (اول) ضروریات دین جن کا منکر کافران کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماع قطعی قطعیات الدلالات واضحۃ الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شبہے کو گنجائش نہ تاویل کو راہ (دوم) ضروریات مذہب اہل سنت و جماعت جن کا منکر گمراہ بد مذہب ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے اگرچہ باحتمال تاویل باب تکفیر مسدود ہو (سوم) ثابتات محکمہ جن کا منکر بعد وضوح امر خاطی و آثم قرار پاتا ہے ان کے ثبوت کو دلیل ظنی کافی جب کہ اوس کا مفاد اکبر رائے ہو کہ جانب خلاف کو مطروح و مضمحل کر دے یہاں حدیث آحاد صحیح یا حسن کافی اور قول سواد اعظم و جمہور علما سند وافی فان ید اللہ علی الجماعۃ (چہارم) ظنیات محتملہ جن کے منکر کو صرف مخطی کہا جائے ان کے لئے ایسی دلیل ظنی بھی کافی جس نے جانب خلاف کے لئے بھی گنجائش رکھی ہو۔ ہر بات اپنے ہی مرتبے کی دلیل چاہتی ہے جو فرق مراتب نہ کرے اور ایک مرتبے کی بات کو اوس سے اعلیٰ درجے کی دلیل مانگے جاہل بیوقوف ہے یا مکار فیلسوف ع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد گر فرق مراتب نکنی زندیقی اور بالخصوص قرآن عظیم بلکہ حدیث ہی میں تصریح صریح ہونے کی تو اصلاً ضرورت نہیں جلتے کہ مرتبہ اعلیٰ اعنی ضروریات دین میں بھی بہت باتیں ضروریات دین سے ہیں جن کا منکر یقیناً کافر مگر بالتصریح اون کا ذکر آیات و احادیث میں نہیں۔ مثلاً باری عزوجل کا جہل محال ہونا قرآن و حدیث میں اللہ عزوجل کے علم و احاطہ علم کا لاکھ جگہ ذکر ہے مگر امکان و امتناع کی بحث کہیں نہیں

پھر کیا جو شخص کہے کہ واقع میں تو بیشک اللہ تعالی سب کچھ جانتا ہے عالم الغیب و الشہادہ ہے کوئی ذرہ اوس کے علم سے چھپا نہیں مگر ممکن ہے کہ جاہل ہو جائے تو کیا وہ کافر نہ ہوگا کہ اس امکان کا سلب صریح قرآن میں مذکور نہیں حاش للہ ضرور کافر ہے اور جو اوسے کافر نہ کہے خود کافر تو جب ضروریات دین ہی کے ہر جزئیہ کی تصریح صریح قرآن وحدیث میں ضرور نہیں تو اون سے اتر کر اور کسی درجے کی بات پر یہ مڑ چڑاپن کہ ہمیں تو قرآن ہی میں دکھاؤ ورنہ ہم نہ مانینگے نری جہالت ہے یا صریح ضلالت۔ اسکی نظیر یوں سمجھا چاہیے کہ کوئی کہے فلاں بیگ کا باپ قوم کا مرزا تھا زید کہے اس کا ثبوت کیا ہے ہمیں قرآن میں لکھا دکھا دو کہ مرزا تھا ورنہ ہم نہ مانینگے کہ قرآن کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے ایسے سفیہ کو مجنون سے بہتر اور کیا لقب دیا جاسکتا ہے شرع میں نسب شہرت و تسامع سے ثابت ہو جاتا ہے بالخصوص قرآن مجید ہی میں تصریح کیا ضرور یا کہا جائے کہ حضرت سیدنا یحیٰی علیہ الصلاۃ والسلام نے انتقال فرمایا زید کہے میں نہیں مانتا ہمیں خاص قرآن میں دکھا دو کہ اونکی رحلت ہو چکی سلم علیه یوم ولد ویوم یموت فرمایا ہے مات یحیی کہیں نہیں آیا تو اس احمق سے یہی کہا جائیگا کہ قرآن مجید میں بالتصریح کتنے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی موت وحیات کا ذکر فرمایا ہے جو خاص یحیٰی و عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کے انتقال و زندگی کا ذکر ضرور ہوتا بلکہ قرآن مجید نے تو انبیا ہی گنتی کے گنائے اور باقی کو فرمادیا و منهم من لم نقصص علیك بہت انبیا وہ ہیں جن کا ذکر ہی ہم نے تمہارے سامنے نہ کیا تو عاقل کے نزدیک جس طرح ہزاروں انبیا کا اصلاً تذکرہ نہ ہونے سے اون کی نبوت معاذ اللہ

باطل نہیں ٹھہر سکتی یوں ہی موت یحییٰ یا حیات عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کا ذکر نہ فرمانے سے اون کی موت اور ان کی حیات بے ثبوت نہیں ہو سکتی عقل و انصاف ہو تو بات تو اتنے ہی فقرے میں تمام ہوگئی اور جنون و تعصب کا علاج میرے پاس نہیں۔

مقدمۂ ثالثہ

جو شخص کسی بات کا مدعی ہو اس کا بار ثبوت اسی کے ذمے ہوتا ہے آپ اپنے دعوے کا ثبوت نہ دے اور دوسروں سے الٹا ثبوت مانگتا پھرے وہ پاگل و مجنون کہا تا ہے یا مکار پرفنون و هذا ظاهر جدا۔

مقدمۂ رابعہ

جو جس بات کا مدعی ہو اوس سے اسی دعوے کے متعلق بحث لی جائے گی خارج از بحث بات کہ ثابت ہو تو اوسے مفید نہیں نہ ثابت ہو تو اوس کے خصم کو مضر نہیں اپنی بات میں اوس کا بحث چھیڑنا وہی جان بچانا اور مکر کی چال کھیلنا اور عوام ناواقفوں کے آگے اپنے فریب کا کھیلنا ہوتا ہے مثلاً زید مدعی ہو کہ میں قطب وقت ہوں اپنی قطبیت کا تو کچھ ثبوت نہ دے اور بحث اس میں چھیڑ دے کہ اس زمانے کے جو قطب تھے اون کا انتقال ہو گیا اس عیار سے یہی کہا جائیگا کہ اگر اون کا انتقال ثابت بھی ہو جائے تو تیرے دعوے کا کیا ثبوت اور تجھے کیا نافع تیرے خصم کو کیا مضر ہوا کیا اون کے انتقال سے یہ ضرور ہے کہ تو ہی قطب ہو جائے تو اپنے دعوے کا ثبوت دے ورنہ گریبان ذلت میں موبنھ ڈال کر الگ بیٹھ۔

مقدمہ خامسہ

کسی نبی کا انتقال دوبارہ دنیا میں اون کی تشریف آوری کو محال نہیں کر سکتا اللہ
عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّ ھِیَ خَاوِیَةٌ
عَلٰی عُرُوْشِھَا قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا فَاَمَاتَهُ اللّٰہُ مِائَةَ
عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ
لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ اِلٰى
حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا
لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ یا اس کی
طرح جو گزرا ایک بستی پر اور وہ گری ہوئی تھی اپنی چھتوں پر بولا اسے کیونکر جلائے گا
اللہ بعد اس کی موت کے تو اللہ نے اوسے مردہ رکھا سو برس پھر اوسے زندہ کیا اور
فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا بولا میں ٹھہرا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا بلکہ تو یہاں
ٹھہرا سو برس اب دیکھ اپنے کھانے اور پینے کو (جو جلد بگڑ جانے کی چیز تھے
وہ اب تک) نہ بگڑے اور دیکھ اپنے گدھے کو (جس کی ہڈیاں تک گل گئی ہیں) اور تاکہ
ہم تجھے نشانی بنائیں لوگوں کے لیے (کہ اللہ تعالیٰ یوں مردوں کو جلاتا ہے) اور
دیکھ اون ہڈیوں کو کہ ہم کیونکر اونھیں اوٹھاتے پھر اونھیں گوشت پہناتے ہیں
جب یہ سب اوس کے لیے ظاہر ہو گیا (اور اوس کی آنکھوں کے سامنے ہم نے
اوس کے گدھے کی گلی ہوئی ہڈیوں کو درست فرما کر گوشت پہنا کر زندہ کر دیا) بولا
میں جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اس کے بعد رب جل وعلا نے سیدنا
ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا قصہ ذکر فرمایا ہے کہ انھوں نے اپنے رب سے

عرض کی مجھے دکھادے تو کیونکر مردے جلائے گا۔ حکم ہوا چار پرند اپنے اوپر ہلالے پھر اونھیں ذبح کرکے متفرق پہاڑوں پر اون کے اجزا رکھدے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ایسا ہی کیا ان کے پر اور خون اور گوشت قیمہ قیمہ کرکے سب خلط ملط کیے اور اس مجموع مخلوط کے حصے کرکے متفرق پہاڑوں پر رکھے حکم ہوا اب انھیں بلا تیرے پاس دوڑتے چلے آئینگے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے بیچ میں کھڑے ہوکر آواز دی۔ ملاحظہ فرمایا کہ ہر جانور کے گوشت پوست پروں کا ریزہ ریزہ ہر پہاڑ سے اوڑکر ہوا میں باہم ملتا اور پورا پرند بن کر زندہ ہوکر ان کے پاس دوڑتا آرہا ہے تو جب پرند چرند مرکر دنیا میں پھر پلٹے اور عزیر یا ارمیا علیہما الصلاۃ والسلام سو برس موت کے بعد دنیا میں پھر تشریف لاکر بادی خلق ہوئے تو اگر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے بالفرض انتقال بھی فرمایا ہو تو یہ اون کے دوبارہ تشریف لانے اور ہدایت فرمانے کا کیا مانع ہوسکتا ہے۔ یہاں مسلمانوں سے کلام ہے جو اپنے رب کو قادر مطلق مانتے اور اوس کے کلام کو حق یقینی جانتے ہیں نیچری ملحدوں کا ذکر نہیں جن کا معبود اون کے زعم میں نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہے کہ اون کے ساختہ نیچر کے خلاف دم نہیں مار سکتا جو بات اون کی ناقص عقل معمولی قیاس سے باہر ہے کیا مجال کہ اون کا خدا کرسکے اون کے نزدیک قرآن مجید کے ایسے ارشادات معاذاللہ سب بناوٹ کی کہانیاں ہیں کہ گڑھ گڑھ کر من جھوتے کو بنالی گئی ہیں تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا۔ قاتلھم اللہ انی یؤفکون ○ بل لعنھم اللہ بکفرھم فقلیلا ما یؤمنون ○ و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون○ اب

فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر ان مقدمات خمس سے منکرین شمس کے حواس خمسہ درست کر کے بتوفیق اللہ تعالیٰ جانب جواب عطف عنان اور چند تنبیہوں میں حق واضح کو ظاہر و بیان کرتا ہے۔

تنبیہ اوّل: سیدنا عیسیٰ بن مریم رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبینا الکریم و علیہ و سائر الانبیاء و بارک و سلم کے بارے میں یہاں تین مسئلے ہیں

مسئلہ اولیٰ یہ کہ نہ وہ قتل کیے گئے نہ سولی دیے گئے بلکہ اون کے رب جل و علا نے اوتھیں مکر یہود عنود سے صاف سلامت بچا کر آسمان پر اٹھالیا اور ان کی صورت دوسرے پر ڈال دی کہ یہود ملاعنہ نے اون کے دھوکے میں اوسے سولی دی یہ ہم مسلمانوں کا عقیدۂ قطعیہ یقینیہ ایمانیہ پہلی قسم کے مسائل یعنی ضروریات دین سے ہے جس کا منکر یقیناً کافر اسکی دلیل قطعی رب العزۃ جل جلالہ کا ارشاد ہے۔

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝ اور ہم نے یہود پر لعنت کی بسبب ان کے کفر کرنے اور مریم پر بڑا بہتان اٹھانے اور ان کے اس کہنے کے کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ بن مریم خدا کے رسول کو اور اونھوں نے نہ اوسے قتل کیا نہ اوسے سولی دی بلکہ اوس کی صورت کا دوسرا بنادیا

گیا اون کے لیے اور بیشک وہ جو اوس کے بارے میں مختلف ہوئے (کہ کسی نے کہا اس کا چہرہ تو عیسیٰ کا سا ہے مگر بدن عیسیٰ کا سا نہیں یہ وہ نہیں کسی نے کہا نہیں بلکہ وہی ہیں) البتہ اوس سے شک میں ہیں او نھیں خود بھی اس کے قتل کا یقین نہیں مگر یہی گمان کے پیچھے ہو لینا اور بالیقین اونھوں نے اوسے قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے اوسے اپنی طرف اوٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور نہیں اہل کتاب سے کوئی مگر یہ کہ ضرور ایمان لانے والا ہے عیسیٰ پر اوس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن عیسیٰ اون پر گواہی دیگا۔ اس مسئلے میں مخالف یہود و نصاریٰ ہیں اور مذہب نیچری کا قیاس چاہتا ہے کہ وہ بھی مخالف ہوں یہود تو خلاف کیا ہی چاہیں اور یہ ساختہ نیچری کی سمجھ سے دور ہے کہ آدمی سلامت آسمان پر اوٹھالیا جائے اور اوسی صورت کا دو[illegible]ے دھوکے میں سولی پائے مگر ختم اسی کا ثمرہ کہ نصاریٰ بھی اوس عبداللہ و رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو معاذاللہ اللہ و ابن اللہ مان کر پھر باتباع یہود اس کے قائل ہوئے کہ دشمنوں نے اونھیں سولی دیدی۔ قتل کیا نہ اون کی خدائی بچی نہ بیٹے ہونے نے کام دیا طرفہ خدا ہے آدمی سولی دیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

مسئلۂ ثانیہ: اوس جناب رفعت قباب علیہ الصلاۃ والسلام کا قرب قیامت آسمان سے اوترنا دنیا میں دوبارہ تشریف فرما ہو کر اوس عہد کے مطابق جو اللہ عزوجل نے تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے لیا دین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد کرنا یہ مسئلہ قسم ثانی یعنی ضروریات مذہب اہل سنت و جماعت سے ہے جس کا منکر گمراہ خاسر بدمذہب فاجر اس کی دلیل احادیث متواترہ

واجماع اہل حق ہے ہم یہاں بعض احادیث ذکر کرتے ہیں۔

حدیث اوّل : صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں کیف انتم اذانزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم کیسا حال ہوگا تمہارا جب تم میں ابن مریم نزول کرینگے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔ یعنی اوس وقت کی تمہاری خوشی اور تمہارا فخر بیان سے باہر ہے کہ روح اللہ تم میں اوتریں تم میں رہیں تمہارے معین دیاور بنیں اور تمہارے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔

حدیث دوم : نیز صحیحین و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں اونہیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیرو یضع الجزیۃ و یفیض المال حتی لا یقبلہ احدحتی یکون السجدۃ الواحدۃ خیرامن الدنیا و ما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ فاقرؤاان شئتم وان من اھل الکتب الا لیؤ منن بہ قبل موتہ قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک ضرور نزدیک آتا ہے کہ ابن مریم تم میں حاکم عادل ہوکر اوتریں پس صلیب کو توڑ دیں اور خنزیر کو قتل کریں اور جزیہ کو موقوف کردیں گے (یعنی کافر سے سوا اسلام کے کچھ قبول نہ فرمائیں گے) اور مال کی کثرت ہوگی یہانتک کہ کوئی لینے والا نہ ملیگا یہانتک کہ ایک سجدہ تمام دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بہتر ہوگا۔ یہ حدیث بیان کر کے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تم چاہو تو اس کی تصدیق قرآن مجید میں دیکھ لو

کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عیسیٰ کی موت سے پہلے سب اہل کتاب اون پر ایمان لے آئیں گے۔

حدیث سوم: صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ رومی نصاریٰ اعماق یا دابق میں اتریں (کہ ملک شام کے دو موضع ہیں) ان کی طرف مدینہ طیبہ سے ایک لشکر جائیگا جو اس دن بہترین اہل زمین سے ہونگے۔ جب دونوں لشکر مقابل ہونگے رومی کہیں گے ہمیں ہمارے ہم قوموں سے لڑ لینے دو جو ہم میں سے قید ہو کر تمھاری طرف گئے (اور مسلمان ہو گئے) ہیں مسلمان کہیں گے نہیں واللہ ہم اپنے بھائیوں کو تمھارے مقابلے میں تنہا نہ چھوڑیں گے پھر اون سے لڑائی ہوگی لشکر اسلام سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے اللہ تعالیٰ کبھی اون کی توبہ نصیب نہ کرے گا اور ایک تہائی مارے جائینگے وہ اللہ کے نزدیک بہترین شہدا ہونگے اور ایک تہائی کو فتح ملے گی یہ کبھی فتنے میں نہ پڑینگے پھر یہ مسلمان قسطنطنیہ کو (کہ اس سے پہلے نصاریٰ کے قبضے میں آچکی ہوگی) فتح کرینگے وہ غنیمتیں تقسیم ہی کرتے ہونگے اپنی تلواریں درختان زیتون پر لٹکادی ہونگی کہ ناگاہ شیطان پکار دیگا کہ تمھارے گھروں میں دجال آگیا مسلمان پلٹیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی جب شام میں آئینگے دجال نکل آئیگا فبینماھم یعد ون للقتال یسوون الصفوف اذاقیمت الصلاۃ فینزل عیسیٰ بن مریم فامھم فاذارآ ہ عدواللہ ذاب کمایذ وب الملح فی الماء فلوترکہ لا نذاب حتی یھلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریھم دمہ فی حربتہ ای اثنا ہیں کہ مسلمان دجال سے

قتال کی تیاریاں کرتے صفیں سنوارتے ہونگے کہ نماز کی تکبیر ہوگی عیسیٰ بن مریم نزول فرمائینگے ان کی امامت کرینگے۔ وہ خدا کا دشمن دجال جب انھیں دیکھیگا ایسا گلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے اگر عیسیٰ رسول اللہ اوسے نہ ماریں جب بھی گل گل کر ہلاک ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے اسے قتل کریگا مسیح مسلمانوں کو اس کا خون اپنے حربے میں دکھائیں گے۔

حدیث چہارم: صحیح مسلم و سنن ابی داود و جامع ترمذی و سنن نسائی و سنن ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انها لن تقوم حتى ترواقبلها عشرايات فذكرالدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها و نزول عيسى بن مريم و ياجوج و ماجوج الحديث بیشک قیامت نہ آئیگی جبتک تم اوس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو از انجملہ ایک دھواں اور دجال اور دابۃ الارض اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج وماجوج کا نکلنا۔

حدیث پنجم: مسند امام احمد و صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ذکر میں فرمایا يأتى بالشام مدينة بفلسطين بباب لد فينزل عيسى عليه الصلاة والسلام فيقتله ويمكث عيسى فى الارض اربعين سنة اماما عدلا و حكماً مقسطا وہ ملک شام میں شہر فلسطین دروازۂ شہر لد کو جائیگا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اتر کر اسے قتل کرینگے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زمین میں

چالیس برس رہیں گے امام عادل و حاکم منصف ہو کر۔

حدیث ششم : نیز مسند و صحیح مذکورین میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیمة فینزل عیسی بن مریم فیقول امیر هم تعال صل لنا فیقول لاان بعضکم علی بعض امیر تکرمة اللّٰه تعالی لهذ ه الا مة ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا قیامت تک غالب رہیگا پس عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام اتریں گے امیر المومنین ان سے کہیگا آیئے ہمیں نماز پڑھایئے وہ فرمائیں گے نہ۔ تم میں بعض بعض پر والی ہیں بسبب اس امت کی بزرگی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

حدیث هفتم : نیز مسند احمد و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں مطولاً اور سنن ابی داود میں مختصراً حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال لعین کا ذکر فرمایا کہ وہ شام و عراق کے درمیان سے نکلے گا چالیس دن رہیگا پہلا دن ایک سال کا ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کا تیسرا ایک ہفتہ کا باقی دن جیسے ہوتے ہیں اسقدر جلد ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچے گا جیسے بادل کو ہوا اڑائے لیے جاتی ہو جو اسے مانیں گے ان کے لیے بادل کو حکم دیگا برسنے لگے گا زمین کو حکم دیگا کھیتی جم اٹھے گی جو نہ مانیں گے ان کے پاس سے چلا جائے گا اون پر قحط ہو جائیگا تہید ست رہ جائیں گے ویرانے پر کھڑا ہو کر کہیگا اپنے خزانے نکال کر شہد کی مکھیوں کی طرح

اس کے پیچھے ہولیں گے پھر ایک جوان گٹھے ہوئے جسم کو بلا کر تلوار سے دو ٹکڑے کریگا دونوں ٹکڑے ایک نشانہ تیر کے فاصلے سے رکھ کر مقتول کو آواز دیگا وہ زندہ ہوکر چلا آئے گا دجال لعین اس پر بہت خوش ہوگا ہنسے گا فبینما هوکذلك اذبعث الله المسیح عیسی بن مریم علیه الصلاة والسلام فینزل عندالمنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهرو دتین واضعاکفیه علی اجنحة ملکین اذاطأطأ راسه قطرواذارفعه تحد رمنه جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح نفسه الامات و نفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله دجال لعین اسی حال میں ہوگا کہ اللہ عزوجل مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام کو بھیجے گا وہ دمشق کی شرقی جانب منارۂ سفید پر نزول فرمائینگے دو کپڑے ورس و زعفران سے رنگے ہوئے پہنے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے جب اپنا سر جھکائیں گے بالوں سے پانی ٹپکنے لگے گا اور جب سر اٹھائینگے موتی سے جھڑنے لگیں گے کسی کافر کو حلال نہیں کہ اون کے سانس کی خوشبو پائے اور مر نہ جائے اور انکا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک انکی نگاہ پہنچے گی وہ دجال لعین کو تلاش کر کے بیت المقدس کے قریب جو شہر لد ہے اس کے دروازے کے پاس اسے قتل فرمائیں گے۔ اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اون کے زمانے میں یاجوج وماجوج کا نکلنا پھر اون کا ہلاک ہونا بیان فرمایا پھر ان کے زمانے میں برکت کی افراط یہانتک کہ انار اتنے بڑے پیدا ہونگے کہ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھریگا چھلکے کے سایہ میں ایک جماعت آجائیگی ایک اونٹنی کا دودھ

آدمیوں کے گروہوں کو کافی ہوگا ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلے ایک بکری
کے دودھ سے ایک قبیلے کی شاخ کا پیٹ بھر جائیگا۔

حدیث ہشتم: نیز مسند احمد و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
**یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین فیبعث اللّٰہ عیسی بن مریم
فیطلبه فیهلکه** الحدیث دجال میری امت میں نکلے گا ایک چلہ ٹھہریگا پھر اللہ
عزوجل عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ اوسے ڈھونڈھ کر قتل کرینگے۔

حدیث نہم: سنن ابی داود میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لیس بینی و بینه نبی یعنی
عیسی علیه السلام وانه نازل فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل موبوع
الی الحمرة والبیاض بین مُمَصّرتین کأن راسه یقطروان لم یصبه
بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر و
یضع الجزیة و یهلك اللّٰه فی زمانه الملل کلها الاالاسلام ویهلك
المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلی
علیه المسلمون** میرے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں اور بیشک وہ اترنے
والے ہیں جب تم انہیں دیکھنا پہچان لینا وہ میانہ قد ہیں رنگ سرخ و سپید دو کپڑے
ہلکے زرد رنگ کے پہنے ہوئے گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ انہیں
تری نہ پہنچی ہو وہ اسلام پر کافروں سے جہاد فرمائیں گے صلیب توڑینگے خنزیر کو
قتل کرینگے جزیہ اٹھادینگے ان کے زمانہ میں اللہ عزوجل اسلام کے سوا سب

مذہبوں کو فنا کر دیگا وہ مسیح دجال کو ہلاک کریگے دنیا میں چالیس برس رہکر وفات پائیں گے مسلمان اون کے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔

حدیث دھم: جامع ترمذی میں حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **یقتل ابن مریم الدجال بباب لد** عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام دجال کو دروازہ شہر لد پر قتل فرمائیں گے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں حدیثیں وارد ہیں حضرت عمران بن حصین ونافع بن عتبہ وابو برزہ وحذیفہ بن اسید وابو ہریرہ وکیسان وعثمان بن ابی العاص وجابر وابوامامہ وابن مسعود وعبداللہ بن عمرو وسمرہ بن جندب ونواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذیفہ بن الیمان سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

حدیث یازدھم: سنن ابن ماجہ وصحیح ابن خزیمہ ومستدرک حاکم وصحیح مختارہ میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل جلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالتفصیل عجائب احوال اعور دجال اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ بیان فرمائے پھر فرمایا اہل عرب اس زمانے میں سب کے سب بیت المقدس میں ہونگے اور اون کا امام ایک مرد صالح ہوگا (یعنی حضرت امام مہدی) **فبینما امامھم قد تقدم یصلی بھم الصبح اذنزل علیھم عیسی بن مریم الصبح** اس اثنا میں کہ اون کا امام نماز صبح پڑھانے کو بڑھے گا ناگاہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام وقت صبح نزول فرمائینگے مسلمانوں کا امام اولٹے قدموں پھریگا کہ عیسیٰ امامت کریں عیسیٰ اپنا ہاتھ اوس کی پشت پر رکھ کر کہیں گے آگے بڑھو

نماز پڑھاؤ کہ تکبیر تمہارے ہی لیے ہوئی تھی ان کا امام نماز پڑھائیگا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سلام پھیر کر دروازہ کھلوائیں گے اس طرف دجال ہوگا جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہتھیار بند ہونگے جب دجال کی نظر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑے گی پانی میں نمک کی طرح گلنے لگے گا بھاگے گا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائینگے میرے پاس تجھ پر ایک وار ہے جس سے تو بچ کر جا نہیں سکتا پھر شہر لد کے شرقی دروازے پر اسے قتل فرمائینگے اس کے بعد یہود کے قتل وغیرہ کے احوال ارشاد ہوئے۔

حدیث دوازدھم: سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے شب اسرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابراہیم وموسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملے [illegible] چرچا ہوا انبیا نے پہلے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے اون کا حال پوچھا انھیں خبر نہ تھی موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا انھیں بھی معلوم نہ تھا انھوں نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رکھا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قیامت جس وقت آکر رہے گی اسے تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اس کے قریب ہونے سے پہلے کے باب میں مجھے رب العزت نے ایک اطلاع دی ہے پھر خروج دجال ذکر کرکے فرمایا **فانزل فاقتلہ** میں اتر کر اسے قتل کروں گا پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے میری دعا سے ہلاک ہونگے **فعھد الی متی کان ذلک کانت الساعۃ من الناس کالحامل التی لایدری اھلھامتی تفجؤھم بولادۃ** یعنی مجھے رب العزت نے اطلاع دی ہے کہ جب یہ سب ہولے گا تو اس وقت قیامت کا حال لوگوں پر ایسا ہوگا جیسے کوئی عورت پورے

دونوں پیٹ سے ہو گھر والے نہیں جانتے کہ کس وقت اوسکے بچہ ہو پڑے۔

حدیث سیز دھم: امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور رویانی مسند اور ضیا صحیح مختارہ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر دجال بیان کرکے فرمایا ثم یجئی عیسی بن مریم من قبل المغرب مصد قا بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی ملته فیقتل الدجال ثم انما ھوقیام الساعة اس کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام جانب مغرب سے آئینگے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے اور اونھیں کی ملت پر۔ پس دجال کو قتل کرینگے پھر آگے قیامت ہی قائم ہوتا ہے۔

حدیث چار دھم: معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد ذکر دجال فرمایا یلبث فیکم ماشاء اللہ ثم ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد علی ملته امامامهد یا وحکما عدلا فیقتل الدجال وہ تم میں رہیگا جب تک اللہ چاہے پھر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام اوتریگے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے حضور کی ملت پر امام راہ پائے ہوئے اور حاکم عدل کرنے والے وہ دجال کو قتل کرینگے۔

حدیث پانز دھم: مسند احمد و صحیح ابن خزیمہ و مسند ابی یعلی و مستدرک حاکم و مختارۂ مقدسی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث طویل ذکر دجال میں فرمایا۔ مسلمان ملک شام

میں ایک پہاڑ کیطرف بھاگ جائینگے وہ وہاں جاکر انکا حصار کریگا اور سخت مشقت و بلا میں ڈالیگا۔ ثم ینزل عیسٰی فینادی من السحر فیقول یا یھاالناس ما یمنعکم ان تخرجواالی الکذاب الخبیث فیقولون ھذا رجل حی فینطقون فاذا ھم بعیسی علیه الصلاة والسلام اس کے بعد عیسٰی علیہ الصلاۃ والسلام اتریںگے پچھلی رات مسلمانوں کو پکاریںگے لوگو اس کذاب خبیث کے مقابلے کو کیوں نہیں نکلتے مسلمان کہیں گے یہ کوئی مرد زندہ ہے (یعنی گمان میں یہ ہوگا کہ جتنے مسلمان یہاں محصور ہیں انکے سوا کوئی باقی نہ بچا عیسٰی علیہ الصلاۃ والسلام کی آواز سن کر کہینگے یہ مرد زندہ ہے) جواب دینگے دیکھیں تو وہ عیسٰی ہیں علیہ الصلاۃ والسلام اس کے بعد نماز صبح میں امام المسلمین کی امامت پھر دجال لعین کے قتل کا ذکر فرمایا۔

حدیث شانزدھم: نعیم بن حماد کتاب الفتن میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قلت یا رسول اللہ الدجال قبل اوعیسی بن مریم قال الدجال ثم عیسی بن مریم الحدیث میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پہلے دجال نکلیگا یا عیسٰی بن مریم فرمایا دجال پھر عیسٰی بن مریم۔

حدیث ھفدھم: طبرانی کبیر میں اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل عیسی بن مریم عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق عیسٰی بن مریم دمشق کی شرقی جانب منارۂ سپید کے پاس نزول فرمائینگے۔

حدیث ہیجدہم: مستدرک حاکم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لیھبطن عیسی بن مریم حکماً واماماً مقسطا ولیسلکن فجا فجا حاجا اومعتمرا و لیأتین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیه** خدا کی قسم ضرور عیسیٰ بن مریم حاکم و امام عادل ہو کر اوتریں گے اور ضرور شارع عام کے رستے رستے حج یا عمرے کو جائیں گے اور ضرور میرے سلام کے لیے میرے مزار اقدس پر حاضر آئیں گے اور ضرور میں اون کے سلام کا جواب دونگا۔ **صلی اللّٰہ تعالیٰ علیك و علیه وعلی جمیع اخوانکمامن الانبیاء والمرسلین والك و الھم وبارك وسلم.**

حدیث نوزدہم: صحیح ابن خزیمہ و مستدرک حاکم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **سیدرك رجلان من امتی عیسی بن مریم و یشھدان قتال الدجال** عنقریب میری امت سے دو مرد عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائیں گے اور دجال سے قتال میں حاضر ہونگے۔ **اقول:** ظاہر امت سے مراد امت موجودہ کازمانہ رسالت ہے علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ورنہ امت حضور سے تو لاکھوں مرد زمانہ عیسیٰ علیہ صلوات اللہ پائیں گے اور قتال لعین دجال میں حاضر ہونگے اس تقدیر پر وہ دونوں مرد سیدنا الیاس و سیدنا خضر علیہما الصلاۃ والسلام ہیں کہ اب تک زندہ ہیں اور اوس وقت تک زندہ رہیں گے **کماوردفی حدیث افادہ سیدنا الوالد المحقق دام ظله علی ھامش التیسیر شرح الجامع الصغیر.**

حدیث بستم: امام حکیم ترمذی نوادر الاصول اور حاکم مستدرک میں حضرت

جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لن یخزی اللہ تعالیٰ امة انا اولھا وعیسی بن مریم اٰخرھا اللہ عزوجل ہرگز رسوانہ فرمائے گا اس امت کو جسکا اول میں ہوں اور آخر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام۔

حدیث بست و یکم: ابوداود طیالسی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لم یسلط علی الدجال الا عیسی بن مریم دجال لعین کے قتل پر کسی کو قدرت نہ دی گئی سوا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کے۔

حدیث بست ودوم: مسند احمد و سنن نسائی و صحیح مختارہ میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عصابتان من امتی احرزھما اللہ تعالی من النار عصابة تغزوالھند و عصابة تکون مع عیسی بن مریم میری امت کے دوگروہوں کو اللہ عزوجل نے نار سے محفوظ رکھا ہے ایک گروہ وہ جو کفار ہند پر جہاد کریگا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کے ساتھ ہوگا۔

حدیث بست وسوم: ابونعیم حلیہ اور ابوسعید نقاش فوائد العراقیین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طوبی لعیش بعد المسیح یؤذن للسماء فی القطرویؤذن للارض فی النبات حتی لوبذرت حبك علی الصفالنبت وحتی یمرالرجل علی الاسد فلا یضره و یطأعلی الحیة فلا تضره ولا

تشاحح ولا تحاسد ولا تباغض خوشی اور شادمانی ہے اوس عیش کے لیے جو بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہوگا آسمان کو اذان ہوگا کہ برسے اور زمین کو حکم ہوگا کہ اوگے یہانتک کہ اگر تو اپنا دانہ پتھر کی چٹان پر ڈالدے تو وہ بھی جم اوٹھیگا اور یہانتک کہ آدمی شیر پر گزریگا اور وہ اسے نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھدیگا اور وہ اسے مضرت نہ دیگا نہ آپس میں مال کا لالچ رہیگا نہ حسد نہ کینہ

فی التیسیر شرح الجامع الصغیر طوبی لعیش بعد المسیح ای بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام الی الارض فی اٰخرالزمان۔

حدیث بست و چھارم: مسند الفردوس میں انس سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل عیسیٰ بن مریم علیٰ ثما نما ئة رجل واربع مائة امرأة اخیرا من علی الارض الحدیث عیسیٰ بن مریم ایسے آٹھ سو مردوں اور چارسو عورتوں پر آسمان سے نزول فرمائینگے جو تمام روئے زمین پر سب سے بہتر ہونگے۔

حدیث بست و پنجم: تمام رازی وابن عساکر بطریق عبدالرحمن بن ایوب بن نافع بن کیسان عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل عیسی بن مریم عندباب دمشق عندالمنارة البیضاء لست ساعات من النھار فی ثوبین ممشوقین کا نمایتحد رمن راسه اللؤ لؤ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام دروازۂ دمشق کے نزدیک سپید منارے کے پاس چھ گھڑی دن چڑھے دو رنگین کپڑے

پڑے اوترینگے گویا اون کے بالوں سے موتی جھڑتے ہیں۔

حدیث بست وششم: صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انی لارجوان طال بی عمرا ان القی عیسی بن مریم فان عجل بی موت فمن لقیه منکم فلیقرأه منی السلام** میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر دراز ہوئی تو عیسیٰ بن مریم سے ملوں اور اگر میرا دنیا سے تشریف لیجانا جلد ہو جائے تو تم میں جو اونھیں پائے اون کو میرا سلام پہنچائے۔

حدیث بست وھفتم: ابن الجوزی کتاب الوفا میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولدله ویمکث خمساواربعین سنة ثم یموت فید فن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی بن مریم من قبرواحد بین ابی بکروعمر** عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام زمین پر اوترینگے یہاں شادی کرینگے اونکے اولاد ہوگی پینتالیس برس رہیں گے اس کے بعد اونکی وفات ہوگی میرے ساتھ میرے مقبرۂ پاک میں دفن ہونگے روز قیامت میں اور وہ ایک ہی مقبرے سے اس طرح اوٹھیں گے کہ ابوبکر و عمر ہم دونوں کے دہنے بائیں ہونگے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث بست و ھشتم: بغوی شرح السنہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث طویل ابن صیاد میں راوی (جسپر دجال ہونے کا شبہ کیا جاتا تھا) امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم) مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کردوں فرمایا ان یکن هوفلست صاحبه انما صاحبه عیسی بن مریم والا یکن هوفلیس لك ان تقتل رجلا من اهل العهد اگر یہ دجال ہے تو اس کے قاتل تم نہیں دجال کے قاتل تو عیسیٰ بن مریم ہونگے اور اگر یہ وہ نہیں تو تمہیں نہیں پہنچتا کہ کسی ذمی کو قتل کرو۔

حدیث بست و نهم: ابن جریر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اول الایات الدجال و نزول عیسی ویاجوج وماجوج یسیرون الی حزاب الدنیا حتی یأتوا بیت المقدس وعیسی والمسلمون بجبل طورسینین فیوحی اللہ الی عیسی ان احرز عبادی بالطور و مایلی ایلة ثم ان عیسی یرفع یدیه الی السماء و یؤ من المسلمون فیبعث اللہ علیهم دابة یقال لها النغف تدخل فی مناخرهم فیصبحون موتی هذا مختصر قیامت کی بڑی نشانیوں میں پہلی نشانی دجال کا نکلنا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج وماجوج کا پھیلنا (وہ گروہ کے گروہ ہیں ہر گروہ میں چار لاکھ گروہ ان میں کا مرد نہیں مرتا جب تک خاص اپنے نطفے سے ہزار شخص نہ دیکھ لے۔ ہیں بنی آدم سے) وہ دنیا ویران کرتے چلیں گے (دجلہ، فرات و بحیرۂ طبریہ کو پی جائینگے) یہانتک کہ بیت المقدس تک پہنچیں گے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام و اہل اسلام اوسدن کوہ طور سینا میں ہونگے اللہ عزوجل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجے گا کہ میرے بندوں کو طور اور ایلہ کے قریب محفوظ جگہ میں رکھ پھر عیسیٰ

علیہ الصلاۃ والسلام ہاتھ اوٹھا کر دعا کرینگے اور مسلمان آمین کہیں گے اللہ عزوجل یاجوج وماجوج پر ایک کیڑا بھیجے گا نغف نام وہ ان کے نتھنوں میں گھس جائیگا صبح سب مرے پڑے ہونگے۔

حدیث سیم : حاکم و ابن عساکر تاریخ اور ابو نعیم کتاب اخبار المہدی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کیف تهلك امة انافی اولها وعيسی بن مريم فی اٰخرها والمهدی من اهل بیتی فی وسطها کیونکر ہلاک ہو وہ امت جسکی ابتدا میں ہوں اور انتہا میں عیسیٰ بن مریم اور بیچ میں میرے اہل بیت سے مہدی۔

حدیث سی ویکم : نیز اوسی میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں منا الذی یصلی عیسی بن مریم خلفه میرے اہل بیت میں وہ شخص ہے جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھینگے۔

حدیث سی ودوم: ابو نعیم حلیۃ الاولیا میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یا عم النبی (صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم) ان اللّٰه ابتدأ الاسلام بی و سیختمه بغلام من ولدك وهو الذی یتقدم عیسی بن مریم اے نبی کے چچا بیشک اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ابتدا مجھ سے کی اور قریب ہے کہ اوسے ختم تیری اولاد سے ایک لڑکے پر کریگا وہی جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھینگے۔ حضرت امام مہدی کی نسبت متعدد احادیث سے ثابت کہ وہ عترت

رسالت و بی فاطمہ سے ہیں اور متعدد احادیث میں اون کا علاقہ نسب حضرت عباس عم مکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی بتایا گیا اور اس میں کچھ بعد نہیں وہ نسبا سید حسنی ہوں گے اور مادری رشتوں میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اتصال رکھیں گے جیسے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رافضیوں کے رد میں فرمایا کہ کیا کوئی شخص اپنے باپ کو بھی برا کہتا ہے ابوبکر صدیق دو بار میرے باپ ہوئے یعنی دو طرف سے میرا نسب مادری حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔

حدیث سی وسوم : اسحٰق بن بشر و ابن عساکر حدیث طویل ذکر دجال میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فعند ذلك ينزل اخي عيسى بن مريم من السماء على جبل افيق اماما ها ديا و حكما عادلا عليه برنس له مربوع الخلق اصلت سبط الشعر بيده حربة يقتل الدجال تضع الحرب اوزا رها وكان السلم فيلقى الرجل الاسد فلا يهيجه و ياخذ الحية فلا تضره وتنبت الارض كنبا تها على عهد آدم و يؤمن به اهل الارض و يكون الناس اهل ملة و احدة یعنی جب دجال نکلیگا اور سب سے پہلے ستر ہزار یہودی طیلسان پوش اوس کے ساتھ ہو لیں گے اور لوگ اوس کے سبب بلائے عظیم میں ہونگے مسلمان سمٹ کر بیت المقدس میں جمع ہونگے اوس وقت میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام آسمان سے کوہ افیق پر اوتریں گے امام راہ نما و حاکم عادل ہو کر ایک اونچی ٹوپی پہنے میانہ قد کشادہ پیشانی

ہوئے سر سید تھے ہاتھ میں نیزہ جس سے دجال کو قتل کرینگے اسوقت لڑائی اپنے ہتھیار رکھدیگی اور سب جہان میں امن وامان ہو جائیگی آدمی شیر سے ملے تو وہ جوش میں نہ آیگا اور سانپ کو پکڑے تو وہ نقصان نہ پانچایگا کھیتیاں اوس رنگ پر اوگینگی جیسے زمانہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام میں اوگا کرتی تھیں تمام اہل زمین اون پر ایمان لے آئینگے اور سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا۔

حدیث سی و چھارم: ابن النجار اونھیں سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا **واذاسکن بنوك السواد ولبسوا السواد وكان شيعتهم اهل خراسان لم يزل هذ االامرفيهم حتى يد فعوه الى عيسى بن مريم** جب تمہاری اولاد سیاہات میں بسے اور سیاہ لباس پہنے اور اون کے گروہ اہل خراسان ہوں جب سے خلافت ہمیشہ اونمیں رہیگی یہانتک کہ وہ اسے عیسیٰ بن مریم کو سپرد کرینگے۔

حدیث سی و پنجم: ابن عسا کرام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ میں حضور کے پہلو میں دفن کیجاؤں فرمایا **وانى لى بذلك الموضع ماقيه الا موضع قبرى و قبرابى بكر و عمر و عيسى بن مريم** بھلا اسکی اجازت میں کیونکر دوں وہاں تو صرف میری قبر کی جگہ ہے اور ابو بکر و عمر و عیسیٰ بن مریم کی علیہم الصلاۃ والسلام۔

حدیث سی وششم: ابو نعیم کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

المحاصرون ببيت المقدس اذذاك مائة الف امرأة واثنان وعشرون الفاً مقاتلون اذغشيتهم ضبابة من غمام اذ تنكشف عنهم مع الصبح فاذا عيسى بين ظهر اينهم او سوقت بیت المقدس میں ایک لاکھ عورتیں اور بائیس ہزار مرد جنگی محصور ہوں گے ناگاہ ایک ابر کی گھٹا اونپر چھائیگی صبح ہوتے کھلیگی تو دیکھیں گے کہ عیسیٰ اون میں تشریف فرما ہیں۔

حدیث سی وهفتم: مسند ابی یعلیٰ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں والذی نفسی بیده لینزلن عیسیٰ بن مریم ثم لئن قام علی قبری فقال یا محمد لاجیبنه قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک عیسیٰ بن مریم اترینگے پھر اگر میری قبر پر کھڑے ہوکر مجھے پکاریں تو ضرور میں اونھیں جواب دوں گا۔

حدیث سی و هشتم: ابو نعیم حلیہ میں عروہ بن رویم سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیر هذه الا مة اولها واٰخرها فیهم رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اٰخرها فیهم عیسی بن مریم الحدیث اس امت کے بہتر اول و آخر کے لوگ ہیں اول کے لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونق افروز ہیں اور آخر کے لوگوں میں عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام تشریف فرما ہونگے۔

حدیث سی ونهم: جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے مکتوب فی التورىة صفة محمد صلی الله تعالیٰ علیه

وسلم و عیسیٰ یدفن معه رب العزۃ تبارک وتعالیٰ نے توریت مقدس
میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت میں ارشاد فرمایا ہے کہ عیسیٰ
اون کے پاس دفن کیے جائیں گے علیہ الصلاۃ والسلام فی المرقاۃ ای و
مکتوب فیها ایضاًان عیسی یدفن معه قال الطیبی هذا هوالمکتوب
فی التورىة.

حدیث چهلم: ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی یهبط
عیسی بن مریم فیصلی الصلوات ویجمع الجمع و یزید فی
الحلال کانی به تجدبه رواحله ببطن الروحاء حاجاً
اومعتمرًا عیسیٰ بن مریم اتریںگے نمازیں پڑھینگے جمعے قائم کرینگے مال حلال کی
افراط کردینگے گویا میں اونھیں دیکھ رہا ہوں اونکی سواریاں اونھیں تیز لیے جاتی ہیں
بطن وادی روحا میں حج یا عمرے کے لیے۔

حدیث چهل و یکم: رویانی حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
لاتقوم الساعة حتی ینزل عیسی بن مریم علی ذروة افیق بیده
حربة یقتل الدجال قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ
والسلام کوہ افیق کی چوٹی پر نزول فرمائیں ہاتھ میں نیزہ لیے جس سے دجال کو قتل
کرینگے۔

حدیث چهل و دوم: رویانی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
راوی ان المسیح بن مریم خارج قبل یوم القیمة و لیستغن به الناس
عمن سواه بیشک مسیح بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام قیامت سے پہلے ظہور

فرمائینگے آدمیوں کو ان کے سبب اور سب سے بے نیازی چاہیے۔ یہ امر بمعنی اخبار ہے زمانہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام میں نہ کوئی قاضی ہوگا نہ کوئی مفتی نہ کوئی بادشاہ انھیں کیطرف سب کاموں میں رجوع ہوگی۔

حدیث چهل و سوم: دمی حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث طویل اذکر مغیبات آئندہ میں راوی کہ چنین وچناں ہوگا پھر مسلمان قسطنطنیہ ورومیہ کو فتح کرینگے پھر دجال نکلیگا اوسکے زمانہ میں قحط شدید ہوگا فبینما هم کذالك اذسمعوا صوتا من السماء ابشروا فقداتاکم الغوث فیقولون نزل عیسیٰ بن مریم فیستبشرون ویستبشر بهم و یقولون صل یاروح الله فیقول ان الله اکرم هذه الامة فلا ینبغی لا حدان یؤ مهم الا منهم فیصلی امیرالمؤمنین بالناس و یصلی عیسیٰ خلفه لوگ اسی ضیق وپریشانی میں ہونگے ناگاہ آسمان سے ایک آواز سنینگے خوش ہو کہ فریادرس تمھارے پاس آیا مسلمان کہیں گے کہ عیسیٰ بن مریم اُترے خوشیاں کرینگے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام انھیں دیکھکر خوش ہونگے مسلمان عرض کرینگے یاروح اللہ نماز پڑھایئے فرمائینگے اللہ عزوجل نے اس امت کو عزت دی ہے اسکا امام اسی میں سے چاہیے امیرالمومنین نماز پڑھائینگے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام انکے پیچھے نماز پڑھینگے سلام پھیر کر اپنا نیزہ لیکر دجال کے پاس جاکر فرمائینگے ٹھہر اے دجال اے کذاب۔ جب وہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھیگا اور انکی آواز پہچانیگا ایسا گھلنے لگیگا جیسے آگ میں رانگ یا دھوپ میں چربی اگر روح اللہ نے ٹھہر نفرمایا ہوتا تو گھلکر فنا ہوجاتا پس عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام

اوسکی چھاتی پر نیزہ مار کر واصل جہنم کرینگے پھر اس کے لشکر کو کہ یہود و منافقین ہونگے قتل فرمائیں گے صلیب توڑینگے خنزیر کو نیست و نابود کرینگے اب لڑائی موقوف اور امن چین کے دن آئینگے یہاں تک کہ بھیڑیے کے پہلو میں بکری بیٹھیگی اور وہ آنکھ اوٹھا کر نہ دیکھیگا بچے سانپ سے کھیلیں گے وہ نہ کاٹیگا ساری زمین عدل سے بھر جائیگی پھر خروج یاجوج و ماجوج اور انکی فنا وغیرہ کا حال بیان کرکے فرمایا ویقبض عیسٰی بن مریم و ولیہ المسلمون وغسلوہ و حنطوہ و کفنوہ و صلواعلیہ و حضروا لہ ودفنوہ الحدیث ان سب وقائع کے بعد عیسٰی بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام وفات پائیں گے مسلمان اونکی تجہیز کرینگے نہلائینگے خوشبو لگائینگے کفن دینگے نماز پڑھیں گے قبر کھود کر دفن کرینگے۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ...... یہ قصد استیعاب تینتالیس حدیثیں ہیں جن میں ایک چہل حدیث پوری حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ہے ثمانیۃ و ثلثون نصاواثنان اوثلثۃ حکما اماعبداللہ بن عمر وفکثیراامایا خذعن الا الاوائل اور ایک حدیث میں تو کلام اللہ توریت مقدس کا ارشاد ہے اور خود قرآن عظیم میں بھی اسکا اشعار موجود قال اللہ عزوجل وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا الی قولہ تعالٰی وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ بیشک مریم کا بیٹا علم ہے قیامت کا یعنی اون کے نزول سے معلوم ہو جائیگا کہ قیامت اب آئی حضرت ابوہریرہ و حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم کی قرأت وانہ لَعَلم للساعۃ بیشک ابن مریم نشانی ہیں قیامت کیلیے۔ معالم التنزیل میں ہے وانہ یعنی عیسٰی لعلم للساعۃ یعنی نزولہ من

اشراط الساعة یعلم به قربها و قرأابن عباس و ابوهریرة وقتادة
وا نه لَعَلم للساعة بفتح اللام والعین ای امارة و علامة مدارک
التنزیل میں ہے وانه لَعلم للساعة وان عیسیٰ علیه الصلاة والسلام
مما یعلم به مجئی الساعة و قرأ ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما
العلم و هوالعلا مة ای وان نزوله عَلَم الساعة امام جلال الدین محلی تفسیر
جلالین میں فرماتے ہیں وانه ای عیسیٰ لعلم للساعة تعلم بنزوله بالجملہ
یہ مسئلہ قطعیہ یقینیہ عقائد اہل سنت وجماعت سے ہے جس طرح اس کا راسا منکر
گمراہ بالیقین یونہیں اسکا بدلنے والا اور نزول عیسیٰ بن مریم رسول اللہ علیہ الصلاۃ
والسلام کو کسی زید وعمرو کے خروج پر ڈھالنے والا بھی ضال مضل بددین کہ
ارشادات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں نے تکذیب کی
وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ○

مسئلۂ ثالثه: سیدنا روح اللہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی حیات۔

اقول: اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ وہ اب زندہ ہیں یہ بھی مسائل قسم ثانی سے
ہے جس میں خلاف نکریگا مگر گمراہ کہ اہلسنت کے نزدیک تمام انبیاء کرام علیہم
الصلاۃ والسلام بحیات حقیقی زندہ ہیں اونکی موت صرف تصدیق وعدۂ الہیہ کے
لئے ایک آن کو ہوتی ہے پھر ہمیشہ حیات حقیقی ابدی ہے ائمہ کرام نے اس مسئلہ کو
محقق فرمادیا ہے وقدفصلها سیدنا الوالدالمحقق دام ظله فی کتابه
سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ دوسرے یہ کہ ابتک ان پر
موت طاری نہ ہوئی زندہ ہی آسمان پر اوٹھا لیے گئے اور بعد نزول دنیا میں

سالہا سال تشریف رکھکر اتمام نصرت اسلام وفات پائینگے یہ مسائل قسمین اخیرین سے ہے اس کے ثبوت کو اولا اسیقدر کافی وافی کہ رب جل وعلا نے فرمایا وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ جس کی تفسیر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ صحابی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے نزول مخالف نے اپنی جہالت سے صرف صحیح بخاری کی تخصیص کی تھی یہ تفسیر نہ صرف اوسمیں بلکہ صحیح بخاری ومسلم دونوں میں موجود شرح مشکوۃ شریف للعلامۃ الطیبی میں ہے استدل بالا یۃ علی نزول عیسی علیہ الصلاۃ والسلا م فی اٰخر الزمان مصد قاللحدیث و تحریرہ ان الضمیرین فی بہ و قبل موتہ لعیسی والمعنی وان من اھل الکتب الالیؤمنن بعیسی قبل موت عیسی و ھم اھل الکتب الذین یکونون فی زمان نزولہ فتکون الملۃ واحدۃ وھی ملۃ الاسلام خلاصہ یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ اس آیت سے تصدیق حدیث کے لیے نزول عیسی علیہ الصلاۃ والسلام پر استدلال فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ہر کتابی عیسی کی موت سے پہلے ضرور اسپر ایمان لائیگا اسے اور وہ وہ یہود و نصاری ہیں جو بعد نزول عیسی علیہ الصلاۃ والسلام اون کے زمانے میں ہونگے تو تمام روے زمین پر صرف ایک دین ہوگا دین اسلام وہکی نقلہ عنہ الملاعلی القاری فی المرقاۃ۔ ثانیا یہی تفسیر بسند صحیح دوسرے صحابی جلیل الشان ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی مروی جن سے صحیح بخاری میں قول موت منقول ہونیکا مخالف نے ادعا کیا تھا صحیح بخاری وارشاد الساری میں

ہے ثم یقول ابوھریرۃ بالاسنادالسابق مستدلا علی نزول عیسی فی آخرالزمان تصدیقا للحدیث (واقرؤاان شئتم) وان من اھل الکتب الالیؤمنن بہ قبل موتہ ای وان من اھل الکتب احدالا لیؤمنن بعیسی قبل موت عیسی وھم اھل الکتب الذین یکونون فی زمانہ فتکون الملۃ واحد ۃ وھی ملۃ الاسلام ولھذاجزم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فیما رواہ ابن جریر من طریق سعید بن جبیرعنہ باسناد صحیح یعنی اس حدیث کو روایت کر کے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخر زمانے میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول پر دلیل لانے حدیث کی تصدیق قرآن مجید سے تاکے لیے فرماتے تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وان من اھل الکتب الا لیؤمنن الایۃ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی ضرور ایمان لائیوالا ہے عیسیٰ پر اونکی موت سے پہلے اور وہ وہ کتابی ہیں جو اس وقت اون کے زمانے میں ہونگے تو سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا اور اسی پر جزم کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث میں جو ان سے ابن جریر نے اون کے شاگرد رشید سعید بن جبیر کے واسطے سے بسند صحیح روایت کی۔ انتہی۔ اور یہی تفسیر امام حسن بصری سے مروی ہوئی کما سیاتی انشاء اللہ تعالیٰ ثالثاً تصریحات کثیرہ ائمہ کرام و مفسرین عظام و علمائے اعلام امام جلال الملۃ والدین سیوطی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں۔ انی متوفیک قابضک ورافعک الي من الدنیا من غیر موت یعنی اللہ عزوجل نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا میں تجھے اپنے پاس لے لونگا اور دنیا سے بغیر موت وے اٹھالونگا۔ تفسیر

امام ابو البقا علبری میں ہے انه رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذلك عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور اوس کے بعد وفات دیے جائینگے۔ تفسیر سمین و تفسیر فتوحات الٰہیہ میں ہے انه رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذلك بعد نزوله الی الارض و حکمه بشریعة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وہ آسمان پر اٹھا لیے گئے اور اس کے بعد زمین پر اوتر کر شریعت محمد یہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حکم کرکے وفات پائینگے۔ امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں فرماتے ہیں قال الحسن والکلبی وابن جریج انی قابضك ورافعك من الدنیا الی من غیرموت بذلك یعنی امام حسن بصری نے کہ اجلہ ائمہ تابعین و تلامذہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہیں اور محمد بن السائب کلبی اور امام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے کہ اجلہ واکابر ائمہ تبع تابعین سے اور حسب روایت ائمہ تابعین سے ہیں آیۂ کریمہ کی تفسیر کی کہ اے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اوٹھا لونگا بغیر اس کے کہ تیرے جسم کو موت لاحق ہو۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں قد ثبت الدلیل انه حی وورد الخبرعن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه سینزل و یقتل الدجال ثم انه تعالیٰ یتوفاه بعد ذالك دلیل سے ثابت ہوچکا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زندہ ہیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے کہ وہ عنقریب اوتریگے اور دجال کو قتل کرینگے پھر اس کے بعد اللہ عزوجل اونھیں وفات دیگا اوسی میں ہے التوفی اخذالشیٔ وافیاولماعلم الله تعالیٰ ان من الناس من یخطر بباله ان الذی

رفعه الله هو روحه لا جسده ذكر هذا الكلام ليدل انه عليه الصلاة والسلام رفع بتمامه الى السماء بروحه و جسده توفی کہتے ہیں کسی چیز کے پورا لے لینے کو جبکہ اللہ عزوجل کے علم میں تھا کہ کچھ لوگوں کو یہ وہم گزریگا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی روح آسمان پر گئی نہ بدن لہٰذا یہ کلام فرمایا جس سے معلوم ہو کہ وہ تمام و کمال مع روح و بدن آسمان پر اوٹھا لیے گئے۔ تفسیر عنایۃ القاضی و کفایۃ الراضی للعلامۃ شہاب الدین الخفاجی میں ہے سبق انه عليه الصلاة و السلام لم يصلب و لم يمت اوپر گزرا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نہ سولی دیے گئے نہ انتقال فرمایا۔ امام بدر الدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں كذا روى من طريق ابى رجاء عن الحسن قال قبل موت عيسىٰ و الله انه لحى ولكن اذا نزل امنوا به اجمعون و ذهب اليه اكثر اهل العلم یعنی آیۂ کریمہ وان من اهل الكتب الآیہ کی جو تفسیر حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی امام حسن بصری سے بطریق ابی رجاء مروی ہوئی کہ انھوں نے فرمایا معنی آیت یہ ہیں کہ تمام کتابی موت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے ان پر ایمان لاتے والے ہیں اور فرمایا خدا کی قسم عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زندہ ہیں اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد ذہبی نے تجرید الصحابہ اور امام تاج الدین سبکی نے کتاب القواعد اور امام ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں شمار کیا کہ وہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے بہرہ اندوز ہوئے

ظاہر ہے کہ اونکی تخصیص اسی بنا پر ہے کہ انھیں یہ دولت قبل طریان موت نصیب ہوئی ورنہ شب معراج حضور کی زیارت کس نبی نے نہ کی امام سبکی نے اس مضمون کو ایک چیستان میں ادا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت سے وہ کونسا جوان ہے جو باتفاق تمام جہان کے حضرات افضل الصحابہ صدیق اکبر و فاروق اعظم و عثمان غنی و علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سب سے افضل ہے یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اصابہ فی تمییز الصحابہ میں ہے عیسی المسیح بن مریم الصدیقة رسول الله و كلمته القاهاالى مريم ذكره الذهبى فى التجريد مستدركا على من قبله فقال عيسى بن مريم رسول الله رأى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ليلة الا سراء فهونبى وصحابى و هواخرمن يموت من الصحابة والغزه القاضى تاج الدين السبكى فى قصيدته التى فى اواخرالقواعد له فقال ؎

من باتفاق جميع الخلق افضل من — خيرالصحاب ابى بكرومن عمر

ومن على ومن عثمن وهوفتى — من امة المصطفى المختارمن مضر

امام ذہبی کی اس عبارت میں یہ بھی تصریح ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے صحابی ہیں جنکا انتقال سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد ہوگا یہاں کلمات ائمہ دین و علمائے معتمدین کی کثرت اس حد پر نہیں کہ اونکے احاطہ واستیعاب کی طمع ہو سکے اور اہل حق کیلیے اسقدر بھی کافی اور مخالف متعسف کہ اپنی ناقص عقل کے آگے اللہ کو کچھ نہیں سمجھتے اونکے لیے ہزار دفتر ناوافی لہذا اسیقدر پر بس کریں۔ مالبعینی قول جمہور ہے اور قول جمہور ہی معتمد و منصور ابھی

شرح صحیح بخاری شریف سے گزرا ذهب الیه اکثر اهل العلم خاصا یہی قول صحیح و مرجح اور قول صحیح کا مقابل ساقط و نامعتبر۔ امام قرطبی صاحب مفہم شرح صحیح مسلم پھر علامۃ الوجود امام ابوالسعود تفسیر ارشاد العقل السلیم میں فرماتے ہیں الصحیح ان اللہ تعالٰی رفعه من غیر وفاة و لا نوم کماقال الحسن وابن زید هو اختیار الطبری و هو الصحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے اونھیں زندہ بیدار اوٹھالیا نہ اونکا انتقال ہوا نہ اوس وقت سوتے تھے جیسا کہ امام حسن بصری وابن زید نے تصریح فرمائی اور اسیکو امام طبری نے اختیار کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی صحیح روایت یہی ہے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے القول الصحیح انه رفع و هو حی صحیح قول یہ ہے کہ وہ زندہ اٹھالیے گئے۔

اقول: یہ تو بالیقین ثابت کہ وہ دنیا میں عنقریب نزول فرمانیوالے ہیں اور اونکے بعد وفات پانا قطعا ضرور تو اگر آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے بھی وفات ہوئی ہوتی تو دوبار انکی موت لازم آئیگی کیونکر امید کیجائے کہ اللہ عزوجل اپنے ایسے محبوب جمیل ایسے رسول عظیم و جلیل پر (کہ اون پانچ مرسلین اولی العزم صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہم سے ہیں جو باقی تمام انبیاء و مرسلین و خلق اللہ اجمعین سے افضل اور زیادہ محبوب رب عزوجل ہیں) دوبار مصیبت مرگ بھیجے کا جب حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ اوس سخت صدمے کی دہشت میں تلوار کھینچکر کہنے لگے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انتقال نہ فرمایا

اور انتقال نہ فرمائینگے یہانتک کہ منافقوں کی زبانیں اور ہاتھ پاؤں کاٹیں اور اون کے قتل کا حکم دیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نعش اقدس پر حاضر ہوئے جھک کر روئے انور پر بوسہ دیا پھر روئے اور عرض کی بابی انت وامی و اللّٰه لایجمع اللّٰه علیك موتتین اماالموتة التی کتبت علیك فقد متها میرے ماں باپ حضور پر قربان خدا کی قسم اللہ تعالی حضور پر دو موتیں جمع نہ فرمائیگا وہ جو مقدر تھی ہو چکی بابی انت و امی طبت حیاً و میتا والذی نفسی بیده لا یذ یقك اللّٰه الموتتین ابداً میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور زندگی میں بھی پاکیزہ اور بعد انتقال بھی پاکیزہ قسم اوس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالی کبھی حضور کو دو موتیں نہ چکھائیگا۔ رواہ البخاری والنسائی وابن ماجۃ عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنہا تو ایسی بات جبتک نص صریح سے ثابت نہ ہو انبیاء اللہ خصوصا ایسے رسول جلیل کے حق میں ہرگز نہ مانی جائیگی خصوصا روح اللہ عیسی علیہ الصلاۃ والسلام جنکی دعا یہ تھی کہ الہی اگر تو یہ پیالہ یعنی جام مرگ کسی سے پھیرنے والا ہے تو مجھ سے پھیر دے بارگاہ عزت میں رسول اللہ کی جو عزت ہے اوسپر ایمان لانیوالا بے دلیل صریح واضح الصراحۃ کے کیونکر مان سکتا ہے کہ وہ یہ دعا کریں اور رب عزوجل اس کے بدلے اون پر موت پر موت نازل فرمائے یہ ہرگز قابل قبول نہیں انصاف کیجیے تو ایک یہی دلیل اون کے زندہ اٹھالیے جانے پر کافی ووافی ہے وباللّٰه التوفیق۔

تنبیہ دوم اقول: قرآن مجید سے اتنا ثابت اور مسلمان کا ایمان کہ سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام یہود عنود کے مکروکید سے بچکر آسمان پر تشریف لیگئے۔

رہا یہ کہ تشریف لیجانے سے پہلے زمین پر اون کی روح قبض کیگئی اور جسم یہیں چھوڑ کر صرف روح آسمان پر اٹھائی گئی اس کا آیت میں کہیں ذکر نہیں یہ دعویٰ زائد ہے جو مدعی ہو ثبوت پیش کرے ورنہ قول بے ثبوت محض مردود ہے مخالف نے جو کچھ ثبوت میں پیش کیا سب بیہودہ ہے وہ یا تو نرا افترا اوس کے اپنے دل کا اختراع ہے یا مطلب سے محض بیگانہ جس میں مقصود کی بو بھی نہیں یا مراد میں غیر نص جو مدعی کیلئے ہر گز بکار آمد و کافی نہیں۔ سب کا بیان سنیے **ایک افترا** تو اوسکا وہ کہنا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان آیات کی تفسیر میں ثابت فرمادیا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام بعد قبض روح آسمان پر اٹھائے گئے۔ **دوسرا افترا:** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر کہ اوتھوں نے ایسا فرمایا حالانکہ ہم ابھی ثابت کر آئے کہ اونسے بسند صحیح اس کا خلاف ثابت ہے وہ اس کے قائل ہیں کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے ابھی وفات نہ پائی اون کی موت سے پہلے یہود و نصاریٰ اون پر ایمان لائینگے امام قرطبی سے گزرا کہ یہی روایت ابن عباس سے صحیح ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

تیسرا افترا: صحیح بخاری شریف پر کہ اوسمیں یہ تفسیر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابن عباس سے مروی ہے حالانکہ اوسمیں بروایت حضرت ابن عباس صرف اسقدر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **انکم محشورون وان ناسا یؤخذ بھم ذات الشمال فاقول کماقال العبدالصالح و کنت علیھم شھیدا مادمت فیھم الی قولہ العزیز الحکیم** یعنی تمہارا حشر ہوگا اور کچھ لوگ بائیں طرف یعنی معاذاللہ جانب جہنم

لیجائے جائینگے میں وہ عرض کرونگا جو بندہ صالح عیسٰی بن مریم نے عرض کیا کہ میں اون پر گواہ تھا جبتک اُنمیں موجود رہا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی اونپر مطلع رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو اونھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اونھیں بخشدے تو تو ہی ہے غالب حکمت والا اس حدیث میں مدعی کے اس دعوے کا کہاں پتا ہے کہ آسمان پر جانے سے پہلے وفات ہوئی اور صرف روح اٹھائی گئی۔ اور بیکار و بیتعلق اس آیہ کریمہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ط کا ذکر ہے یہاں اگر وفات بمعنی موت ہو بھی تو یہ تو روز قیامت کا مکالمہ ہے رب العزۃ جل جلالہ فرماتا ہے يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ط قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ الی قولہ تعالٰی وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ط اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ج وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ج فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ط وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ج وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ط جسدن جمع فرمائیگا اللہ تعالٰی رسولونکو پھر فرمائیگا تمھیں کیا جواب ملا بولے ہمیں کچھ خبر نہیں بیشک تو ہی خوب

جانتا ہے سب چھپی باتیں جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر میرے احسان اپنے اوپر (پھر احسانات گنا کر فرمایا) اور جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے کہدیا تھا لوگوں سے کہ بنا لو مجھے اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا بولا پاکی ہے تجھے مجھے روا نہیں کہ وہ کہوں جو مجھے نہیں پہنچتا اگر میں نے کہا تو تجھے خوب معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بیشک تو ہی خوب جانتا ہے سب چھپی باتیں میں نے نہ کہا اون سے مگر وہی جسکا تو نے مجھے حکم دیا کہ پوجو اللہ کو جو مالک ہے میرا اور تمہارا اور میں اون پر گواہ تھا جبتک میں اونمیں تھا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی اون پر مطلع رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو اونھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اونھیں بخشدے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے فرمایا اللہ نے یہ دن ہے جسمیں نفع دیگا سچوں کو اونکا سچ۔ اول سے آخر تک یہ ساری گفتگو روز قیامت کی ہے کسنے کہا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کبھی وفات پائینگے ہی نہیں کہ روز قیامت بھی اپنی وفات کا ذکر نہ کر سکیں شاید جاہل یہاں **قال اللہ** اور **قال سبحنک** میں ماضی کے صیغے دیکھکر سمجھا کہ یہ تو گزری ہوئی باتیں ہیں اور قیامت کا دن ابھی نہ گزرا حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ کلام فصیح میں آئندہ بات کو جو یقینی ہونیوالی ہے ہزار جگہ ماضی کے صیغے سے تعبیر کرتے ہیں یعنی وہ ایسی یقینی الوقوع ہے کہ گویا واقع ہولی قرآن مجید میں بکثرت ایسے محاورات ہیں سورۂ اعراف میں دیکھیے **وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّار** جنتیوں نے دوزخیوں کو پکارا کہ ہمنے تو پالیا جو وعدہ دیا ہمیں ہمارے رب نے سچا کیا تمنے بھی پایا جو تمھیں وعدہ دیا تھا سچا **قَالُوْا**

نَعَمْ وہ بولے ہاں فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَہُمْ تو ندا کی اون میں ایک ندا دینے والے نے
کہ خدا کی پھٹکار ستمگاروں پر وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ اعراف
والے پکارے جنت والوں کو سلام تم پر وَنَادٰۤی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَا
لًا یَّعْرِفُوْنَہُمْ بِسِیْمٰہُمْ اور اعراف والے پکارے دوزخیوں کو ان کی علامت
سے پہچان کر وَنَادٰۤی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ اور دوزخی پکارے
جنتیوں کو کہ ہمیں اپنے پانی وغیرہ سے کچھ دو قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی
الْکٰفِرِیْنَ بولے اللہ نے یہ نعمتیں کافروں پر حرام کی ہیں۔ اسی طرح سورۂ صافات
میں وَاَقْبَلَ بَعْضُہُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ الآیات اور سورۂ ص میں قَالُوْا
بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًۢا بِکُمْ سے اِنَّ ذٰلِکَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَہْلِ النَّارِ۝ تک
دوزخ میں دوزخیوں کا باہم جھگڑا وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ
مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ سے وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا آلایہ تک تمام وقائع روز قیامت صیغہائے ماضی میں
ارشاد ہوئے ہیں اور خود اسی آیت میں دیکھیے جس دن جمع کریگا اللہ رسولوں کو پھر
فرمائیگا تمہیں کیا جواب ملا بولے ہمیں کچھ علم نہیں۔ یہاں بھی اونکا جواب بصیغہ
ماضی ارشاد فرمایا اور نا کافی و نا ثبت آیہ کریمہ اِذْقَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ
مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سے استدلال جسمیں
ارشاد ہوتا ہے کہ جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا اور اپنی
طرف اٹھا لینے والا اور کافروں سے دور کر دینے والا ہوں اولاً حرف واو ترتیب کے
لیے نہیں کہ اوسمیں جو پہلے مذکور ہوا وسکا پہلے ہی واقع ہونا ضرور ہو تو آیت سے

صرف اتنا سمجھا گیا کہ وفات و رفع و تطہیر سب یکے بعد دیگرے ہونے والے ہیں اور یہ بلاشبہ حق ہے۔ یہ کہاں سے مفہوم ہوا کہ رفع سے پہلے وفات ہو لیگی۔ تفسیر امام ثعلبی میں ہے مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ كلا هما للمستقبل والتقدير رافعك الى و متوفيك لانه رفع الى السماء ثم يتوفى بعد ذلك تفسیر کبیر، تفسیر جمل، تفسیر مدارک، تفسیر کشاف، تفسیر بیضاوی، تفسیر ارشاد العقل میں ہے واللفظ للنسفي او مميتك في وقتك بعد النزول من السماء و رافعك الآن اذالوا ولا يوجب الترتيب تفسیر کبیر میں ہے الآية تدل على انه تعالى يفعل به هذه الافعال فاما كيف يفعل و متى يفعل فالامر فيه موقوف على الدليل وقد ثبت الدليل انه حي تاثانیاً و فی خواہ خواہ معنی موت میں نص نہیں توفی سے تمسک... تفصیل اور یہ راست لینے کو تفسیر کی عبارت اوپر گزری کہ معنی یہ ہیں کہ تجھ کو پورا تمام و کمال اٹھا لوں گا۔ تفسیر جلالین سے گزرا ستوفيك قابضك ورافعك من غير موت معالم التنزیل سے گزرا کہ حسن بصری و ابن جریج نے کہا انی قابضك ورافعك من غير موت بدنك اسی میں ہے على هذا في التوفي تاويلان احدهما انی رافعك الي وافيا لم ينالوا منك شيأ من قولهم توفيت منه كذا وكذا واستوفيته اذا اخذته تاما و الآخر انی متسلمك من قولهم توفيت منه كذا اي تسلمته کشاف و انوار التنزیل، تفسیر ابی السعود و تفسیر نسفی میں ہے او قابضك من الارض من توفيت مالی خفاجی علی البیضاوی میں ہے ولذا فسر التوفي برفعه واخذه من الارض كما يقال توفيت المال

اذا قبضته ثالثاً توفی بمعنی استیفای اجل ہے یعنی تمھیں تمھاری عمر کامل تک پہنچاؤنگا اور ان کافروں کے قتل سے بچاؤنگا انکا ارادہ پورا نہوگا تم اپنی عمر مقرر تک پہنچکر اپنی موت انتقال کروگے تفسیر حسینی و تفسیر جمل و تفسیر مدارک و تفسیر کشاف و تفسیر بیضاوی و تفسیر ارشاد میں ہے انی مستو فی اجلك و مؤخرك و عاصمك من ان يقتلك الكفار الیٰ ان تموت حتف انفك تفسیر کبیر میں ہے ای متمم عمرك فحينئذ اتوفاك فلا اتركهم حتى يقتلوك و هذا تاويل حسن رابعاً وفات بمعنی خواب خود قرآن عظیم میں موجود قال اللہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِی يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ اللہ ہے جو تمھیں وفات دیتا ہے رات میں یعنی سلاتا ہے۔ و قال اللہ تعالیٰ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا اللہ تعالیٰ وفات دیتا ہے جانوں کو انکی موت کے وقت اور جو نہ مرے اونھیں اون کے سوتے میں۔ تو معنی یہ ہوئے کہ میں تمھیں سلاؤنگا اور سوتے میں آسمان پر اوٹھالونگا کہ اوٹھائے جانے میں دہشت نہ لاحق ہو یہی قول امام ربیع بن انس کا ہے معالم میں ہے قال الربيع بن انس المراد بالتوفى النوم وكان عيسىٰ قد نام فرفعه اللّٰه تعالىٰ الى السماء و معناه انى منيمك ورافعك الیّ مدارک میں ہے اومتوفی نفسك بالنوم و رافعك وانت نائم حتى لا يلحقك خوف و تستيقظ وانت فى السماء اٰمن مقرب کشاف وانوار وارشاد میں ہے اومتوفيك نائما اذروى انه رفع نائماً اور انکے سوا آیت میں اور بھی بعض وجوہ کلمات علما میں مذکور۔ تو وفات کو بمعنی موت لینا اور اوسے قبل از رفع ٹھہرا دینا محض بیدلیل ہے جسکا آیت میں اصلاً پتا

نہیں۔

اقول : بلکہ اگر خدا انصاف دے تو آیت تو اس مزعوم مخالف کا رد فرما رہی ہے ان کلمات کریمہ میں اپنے بندے عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو تین بشارتیں تھیں مُتَوَفِّيكَ رَافِعُكَ مُطَهِّرُكَ اگر معنی آیت یہی ہوں کہ میں تمہیں موت دونگا اور بعد موت تمہاری روح کو آسمان پر اوٹھالونگا تو اس میں سوا اس کے کہ اونھیں موت کا پیغام دیا گیا اور کونسی بشارت تازہ ہے مرنیکے بعد ہر مسلمان کی روح آسمان پر بلند ہوتی اور کافرونسے نجات پاتی ہے قال اللہ تعالیٰ إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اونسے تکبر کیا اون کے لیے نہ کھولے جائینگے دروازے آسمان کے۔ تو کافر کی روح آسمان پر نہیں جاتی ملئکہ عذاب جب لے کر جاتے ہیں درہائے آسمان بند کر لئے جاتے ہیں کہ یہاں اس ناپاک روح کی جگہ نہیں بخلاف مومن کہ اس کی روح بلند ہوتی اور زیر عرش اپنے رب جل وعلا کو سجدہ کرتی ہے تو پچھلی باتیں ہر مسلمان کی روح کو حاصل آیت میں صرف خبر موت رہتی اور ہمارے طور پر ہر ایک بشارت عظیمہ مستقلہ ہے کہ میں تمہیں عمر کامل تک پہنچاؤنگا یہ کافر قتل نہ کر سکیں گے اور جیتے جی آسمان پر اوٹھالونگا اور کافرونسے ایسا دور وپاک کردونگا کہ عمر بھر کسی کافر کو تم پر اصلاً دسترس نہوگی جب دوبارہ دنیا میں آؤگے یہ جو تمہیں قتل کرنا چاہتے ہیں تم خود انہیں قتل کروگے اور انھیں کو نہیں بلکہ تمام کافروں سے سارے جہان کو پاک کردوگے کہ ایک دین حق تمہارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہوگا اور تم

تمام عالم ہیں اوس کے مرجع و ماوی معہذا شروع کلام میں فرمایاہے وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝ اِذْقَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ الآیہ یہاں یہ ارشاد ہوتا ہے کہ کافروں نے عیسیٰ کے ساتھ مکر کیا اونھیں قتل کرنا چاہا اور اللہ عزوجل نے اونھیں اون کے مکر کا بدلہ دیا کہ اونکا مکر اونکا اونھیں پر پڑا جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ میں تیرے ساتھ یہ یہ باتیں کرنے والا ہوں۔ انصاف کیجئے اگر کچھ دشمن کسی بادشاہ ذوالاقتدار کے محبوب کو قتل کرنا چاہتے ہوں اور وہ اوسے بچائے تو بچانیکے معنی یہ ہونگے کہ اوسے سلامت نکال لیجائے اور اونکا چاہا نہونے پائے یا یہ کہ اون کے قتل سے یوں محفوظ رکھے کہ خود موت دیدے اونکی مراد تو یوں بھی حاصل ہوئی آخر جو ایسکا قتل چاہے اوس کی غرض یہی ہوتی ہے کہ جان سے جاتے وہ حاصل ہو گیا اون کے ہاتھوں نہیں اللہ کے ہاتھ سے سہی بخلاف اس کے کہ اونھیں اون کے قادر ذوالجلال والاکرام نے زندہ اپنے پاس اٹھالیا کہ انھیں پھر پھیکر ان خبیثوں کی شرارتیں اونھیں کے دست مبارک سے نیست و نابود کرائے تو یہ سچا بدلہ اون ملعونوں کے مکر کا ہے وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝ ھکذا ینبغی التحقیق واللہ ولی التوفیق

مسلمانو ان منکروں کا ظلم قابل غور ہے تم سے تو محض بے ضابطہ وہ جبروتی تقاضے تھے کہ ثبوت حیات صرف قرآن سے وہ آیت بھی قطعیۃ الدلالۃ ہو حدیث ہو بھی تو خاص صحیح بخاری کی ہو حالانکہ از روے قواعد علمیہ ہمارے ذمے ثبوت دینا ہی نہ تھا ہماری تقریرات سے روشن ہو چکا کہ مسئلے میں مخالفین مدعی ہیں اور بار ثبوت ذمہ مدعی ہوتا ہے تو ایک تو اولٹا مطالبہ اور وہ بھی ایسی تنگ قیدوں سے

جو عقلاً و نقلاً کسی طرح لازم نہیں اور جب خود ان مدعی صاحبوں کو ثبوت دینے کی نوبت آئی تو وہ گل کترے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا حضرت عبداللہ بن عباس پر افترا صحیح بخاری شریف پر افترا محض بیگانہ و اجنبی سے استنادِ قرآن پر بس نہ قطعیت کی ہوس اور بیانات انسانی کے سر پر بیلک ہوتے ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تنبیہ سوم : ان نے فیشن کے مسکو ناچے مسیح رسول اللہ و کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ سوال کہ اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی رہینگے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہونگے یا او نکو خدائے تعالیٰ اس عہدۂ جلیلہ سے معزول کرکے امتی بنادیگا اگر ادعائی ہے تو محض سفاہت و جہالت ورنہ صریح شرارت و ضلالت۔ حاشا للہ نہ وہ خود مستعفی ہونگے نہ کوئی نبی نبوت سے استعفا دیتا ہے نہ اللہ عزوجل او نہیں معزول فرمائیگا نہ کوئی نبی معزول کیا جاتا ہے وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور ہمیشہ نبی رہینگے اور ضرور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور ہمیشہ امتی رہینگے یہ سفیہ اپنی حماقت سے نبی ہونے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے میں باہم منافات سمجھا یہ اوس کی جہالت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر رفیع سے غفلت ہے وہ نہیں جانتا کہ ایک عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام پر موقوف نہیں ابراہیم خلیل اللہ و موسیٰ کلیم اللہ و نوح نجی اللہ و آدم صفی اللہ و تمام انبیاء اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم سب کے سب ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں حضور کا نام پاک نبی الانبیاء ہے حدیث میں ہے حضور نبی

الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوکان موسیٰ حیاً ما وسعه الا اتباعی اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو انھیں میری پیروی کے سوا گنجائش نہ ہوتی رواه احمد والبیهقی فی الشعب عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیده لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموه وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولوکان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان پاک ہے اگر موسیٰ تمہارے لئے ظاہر ہوں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرو تو سیدھی راہ سے بہک جاؤ گے اور اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میرا اتباع کرتے اس وقت توریت شریف کا ذکر تھا لہذا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیا ورنہ ان کی تخصیص نہیں سب انبیاء کے لئے یہی حکم ہے یہ شبہا قرآن مجید کا تو نام لیتے اور حدیثوں سے منکر ہو کر فریب دہی عوام کیلئے صرف ان سے استناد کا پیام دیتے ہیں مگر استغفر اللہ قرآن کی انھیں ہوا بھی نہ لگی یہ منہ اور قرآن کا نام اگر قرآن عظیم کبھی سنا بھی ہوتا تو ایسے بیہودہ سوال کا موقع نہ پاتا اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِيْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور یاد کر جب اللہ نے عہد لیا سب پیغمبروں سے جو میں

تمھیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر آئے تمھارے پاس ایک رسول تصدیق فرماتا ہوا اوس کتاب کی جو تمھارے ساتھ ہے تو تم ضرور ضرور اوس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اوس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبرو کیا تمنے اس بات کا اقرار کیا اور اس عہد پر میرا ذمہ لیا سب نے عرض کی ہمنے اقرار کیا فرمایا تو آپس میں ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمھارے ساتھ اس عہد کا گواہ ہوں تو جو اس کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ بیحکم ہیں۔ کیوں قرآن کا نام لینے والو کیا یہ آیتیں قرآن میں نہ تھیں کیا اللہ عزوجل نے اس تحت تاکید شدید کے ساتھ سب انبیا و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا عہد نہ لیا کیا اس عہد سے ان سب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی نہ بنادیا کیا اس عہد لیتے وقت اونھوں نے نبوت سے استعفا کیا یا اللہ عزوجل نے اونھیں معزول کر کے امتی کردیا۔ اے سفیہو اوس عہد عظیم پر حضرت روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اوترینگے اور باوصف نبوت و رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی و ناصر دین ہو کر رہینگے ؎

آسمان نسبت بعرش آمد فرود   گرچہ بس عالیست پیش خاک تود

اس آیہ کریمہ کا نفیس جانفزا بیان اگر دیکھنا چاہو تو سیدنا الوالد المحقق دام ظلہ کی کتاب مستطاب **تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین** مطالعہ کرو اور ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی الانبیا ہونے پر ایمان لاؤ ؎

گرچہ شیریں دہناں بادشہانند ولے   او سلیمان جہان ست کہ خاتم باوست

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم وبارک وسلم رہا اوسکا سوال کہ کسوقت آسمان سے رجوع

کرینگے اسکا جواب وہی ہے کہ **ما المسؤل عنها باعلم من السائل** اتنا یقینی ہے کہ وہ مبارک وقت بہت قریب آپہنچا ہے کہ وہ آفتاب ہدایت وکمال افق رحمت وجمال وقہر وجلال سے طلوع فرماکر اس زمین تیرہ وتار پر تجلی فرمائے اور ایک جھلک میں تمام کفر بدعت نصرانیت یہودیت شرک مجوسیت نیچریت قادیانیت رفض خروج وغیرہا اقسام ضلالت سبکا سویرا کردے تمام جہانمیں ایک دین اسلام ہو اور دین اسلام میں صرف ایک مذہب اہل سنت باقی سب تہ تیغ وللہ الحجۃ السامیہ مگر تعیین وقت کہ آج سے کے سال کے ماہ باقی ہیں نہ ہمیں بتائی گئی نہ ہم جان سکتے ہیں جس طرح قیامت کے آنے پر ہمارا ایمان ہے اور اوسکا وقت معلوم نہیں۔

تنبیہ چہارم : مسلمانو اللہ عزوجل نے انسان کو جامع صفات ملکی وبہیمی وشیطانی بنایا ہے جسے وہ ہدایت فرمائے صفات ملکی ظہور کرتے اور اوسے بعض یا کل ملئکہ سے افضل کردیتے ہیں کہ **عبدی المؤمن احب الی من بعض ملئکتی** شریعت انکی شعار ہوتی ہے اور تقویٰ انکا دثار کہ **لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ**۝ تواضع وفروتنی ان کی شان جبلی اور تکبر وتعلی سے تنفر کلی کہ **ان الملئکۃ لتضع اجنحتها لطالب العلم** اور جسنے صفات بہیمی کی طرف رجوع کی بہائم وار لیل ونہار بطن وفرج کا خادم خوار اور فکر شہوات کا اسیر وگرفتار کہ **اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ** ط اور جسپر صفات شیطانیہ غالب آئیں تکبر وترفع اوسکا دین وآئین کہ **اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ**۝ یہ ہر وقت طلب جاہ وشہرت میں مبتلا رہتے ہیں کہ کسی طرح وہ بات

نکالتے جس سے آسمان تعلی پر ٹوپی اوچھالیے دور، ورنہ نام مشہور ہو خاص وعام میں
ذکر مذکور ہو اپنا گروہ الگ بنائیں وہ ہمارا اقلاح ہم اوس کے امام کہلائیں انہیں جنکی
ہمت پوری ترقی کرتی ہے وہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی بولتے اور دعوے خدائی کی دکان
کھولتے ہیں جیسے گزرے ہوؤں میں فرعون و نمرود وغیرہما مردود اور آئیوالوں میں
مسیح قادیانی کے سوا ایک اور مسیح خر نشین یعنی دجال لعین اور جو اوس سے کم درجہ
ہمت رکھتے ہیں کذاب یمامہ و کذاب ثقیف وغیرہما خبیثوں کیطرح ادعائی
رسالت ونبوت پر تھکتے ہیں اور گھٹ کی ہمت والے کوئی مہدی موعود بنتا ہے کوئی
غوث زمان کوئی مجتہد وقت کوئی چنین وچناں ہندوستان جسکی مدتوں سے اسلام
بے سروارث اور دین بے یاور نفس امارہ کی آزادیاں کھلے بندوں رہنے کی شادیاں
یہاں رنگ نہ لائیں تو کہاں ہزاروں سیکڑوں ریفارمر مقلدان تہذیب
مشرعان نیچیر کتنے ہی مہدی کتنے مذہب کر حشرات الارض کیطرح نکل پڑے اور
خدا کی شان یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَیُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ جو کوئی کیسے ہی کھلے باطل
صریح جھوٹ کا نشان باندھکر آگے بڑھا کچھ عقل کے اندھے قسمت کے
اوندھے اوس کے پیچھے ہو لیے آخر وہی آدمی تھے جو فرعون کو سجدہ کرتے یہی
آدمی ہونگے جو دجال کا ساتھ دینگے ان صدیوں کے دورے میں مہدی تو کتنے ہی
نکلے اور زمین کا پیوند ہوئے سنا جاتا ہے ایک صاحب کو پانچ پانی کے زور میں نئی
اونچ کی سوجھی کہ مہدی بننا پرانا ہوگیا اور نرا امتی بننے میں لطف ہی کیا لاؤ عیسی
موعود بنیں اور ادعائی الہام کی بنیاد پر نبوت کی دیوار چنیں اور ادھر عیسائیوں کا زمانہ
بنا ہوا ہے اگر کہیں صلیب کے صدقے میں نصیب جاگا اور اونکی سمجھ میں آگیا

جب تو پنجاب میں منگل ہے سولی کے دن گئے لڑکے کی شادی کا دنگل ہے یورپ و
امریکہ و برہما و انڈیا سب تحت اپنے ہی ہیں اپنے ہی بندے خداوند تاج و تخت ہیں
پاؤ نہیں چاند تاریکا ہوتا سر پر سورج کا تاج ہوگا باپ کو جیتے جی معزول کر کے بیٹے
کا راج ہوگا اور ایسا نہ بھی ہوا تو چند کاٹھ کے الو سے بیٹے کے الو سے تو کہیں گئے
ہی نہیں یوں بھی اپنا ایک گروہ الگ ہے شہرت حاصل سرداری برقرار اس خیال
کے جما تیلو جہاں ہزاروں گئی خلافت حد باطل ہے وہاں ایک یہ مانتے یہ بھی چلے
کہ سیدنا عیسیٰ علی نبینا الکریم وعلیہ الصلاۃ والتسلیم تو مر بھی گئے اب وہ کیا خاک
اتریں گے اور کیا کریں وہ تم بنگلے ہو تو ہو ہی نہیں ذات شریف ہیں نہیں آخری امید
گاہ مثیل خفیف ہیں نہیں تو کل حضرت [illegible] ہیں وہ نہیں کا مصلیب نہیں مسیح
موعود ہو گیا انھیں کی ماں کو آر [illegible] م احادیث متواترہ میں انھیں
کے آنے کی دھوم مگر یہ ان کی نری خام ہوس ہے اور حیات و موت عیسوی میں
ان کی گفتگو عبث ہم پوچھتے ہیں موت عیسوی منافی نزول ہے یا نہیں اگر نہیں اور
بیشک نہیں جیسا کہ ہم مقدمہ خامسہ میں روشن کر آئے جب تو اس دعوے سے
تمھیں کیا نفع ملا اور احادیث نزول کو اپنے اوپر ڈھالنے سے کیا کام چلا اور اگر
بالفرض منافی جانیے تو یقیناً لازم کہ موت سے انکار کیجیے حیات ثابت مانیے کہ اگر
موت ہوتی تو نزول نہ ہوتا مگر نزول یقینی کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ارشادات متواترہ واہ ہیں دلیل قطعی مسلمان ہرگز کسی فریب دہندہ کی بناوٹ مانکر
اپنے رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے ارشادات کو معاذ اللہ غلط و باطل جاننے
والے نہیں جو کوئی اون کے خلاف کہے اگرچہ زمین سے آسمان تک اولے

مسلمان اوسکا ناپاک قول بدتر از بول اوسی کے مونھ پر مار کر الگ ہو جائینگے اور مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن پاک سے لپٹ جائینگے اللہ تعالیٰ اون کا دامن نہ چھڑائے دنیا نہ آخرت میں آمین آمین بجاہہ عندک یا ارحم الراحمین اور بفرض باطل یہ سب کچھ سہی پھر آخر تمھاری مسیحیت کیونکر ثابت ہوئی ثبوت دو اور اپنے دعوے کی غیرت کی آن ہے تو صرف قرآن سے دو۔ وہ دیکھو قرآن کی بارگاہ سے محروم پھرتے ہو اچھا وہاں نہ ملا حدیث سے دو۔ وہ دیکھو حدیث کی درگاہ سے خائب وخاسر پلٹتے ہو خیر یہاں بھی ٹھکانا نہ لگا تو کسی صحابی ہی کا ارشاد کسی تابعی ہی کا اثر کسی امام ہی کا قول کچھ تو پیش کرو کہ احادیث متواترہ میں مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو نزول عیسیٰ کی بشارت دی ہے اوس سے مراد کوئی ہندی پنجابی ہے جہاں جہاں ابن مریم ارشاد ہے وہاں کسی پنجابن کا بچہ مغل زادہ مراد ہے اور جب ایسے بدیہی البطلان دعوؤں کا کہیں سے ثبوت نہ دے سکو ہر طرف سے ناامید ہر طرح سے باطل تو عوام کو چھلنے اور پینترے بدلنے اور ترچھے نکلنے اور اولٹے اوچھلنے سے کیا حاصل حضرت مسیح مع جسم وروح یا صرف روح سے بعد انتقال گئے یا جیتے جاگتے تمھیں کیا نفع اور تم سے ذلت بے شبہ کیونکر دفع تمھارا مطلب ہر طرح مفقود تمھارا ادعا ہر طرح مردود پھر اس بے معنی بحث کو چھیڑ کر کیا سنبھالو گے اور عیسیٰ کی وفات سے مغل کو مرسل پنجابن کو مریم نطفے کو کلمہ اذل کو اکرم بیاہی کو کوآری ادخال کو دم کیونکر بنالو گے بالجملہ وہی دو حرف کہ مقدمہ ثالثہ ورابعہ میں گزرے ان تمام جہالات فاحشہ کے رد میں کافی ووافی ہیں وللہ الحمد۔

تنبیہ پنجم: بفرض باطل یہ بھی سہی کہ نزول عیسیٰ سے مراد کسی مماثل عیسیٰ کا ظہور ہے مگر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف اتنا ہی تو ارشاد نہ فرمایا کہ نزول عیسیٰ ہوگا بلکہ اوس سے پہلے بہت وقائع ارشاد ہوئے ہیں کہ جب یہ واقع ہولینگے اوس کے بعد نزول ہوگا اوس کے مقارن بہت احوال واوصاف بتائے گئے ہیں کہ اس طور پر اوترینگے یہ کیفیت ہوگی اوس کے لاحق بہت حوادث وکوائن فرمائے گئے کہ اون کے زمانے میں یہ یہ ہوگا آخر ان سب کا صادق آنا تو ضرور ہے مثلاً **سابقات** میں روم وشام وتمام بلاد اسلام باستثنائے حرمین شریفین سب مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا سلطان اسلام کا شہادت پانا تمام زمین کا فتنہ وفساد سے بھر جانیکے باعث اولیائے عالم کا مکہ معظمہ کو ہجرت کر جانا وہاں حضرت امام آخر الزماں کا طواف کعبہ کرتے ہوئے ظہور فرمانا اولیائے کرام وسائر اہل اسلام کا اون کے ہاتھ پر بیعت کرنا نصاریٰ کا والق یا اعماق ملک شام میں لام باندھنا۔ اونکی طرف مدینہ طیبہ سے لشکر اسلام کا نہضت فرمانا نصاریٰ کا اپنے ہم قوم نو مسلموں سے لڑائی مانگنا۔ مسلمانوں کا انھیں اپنی پناہ میں لینا لشکر مسلمین کا تین حصے ہو جانا نصاریٰ پر فتح عظیم پانا فتحیاب حصے کا قسطنطنیہ کو نصاریٰ سے چھینا ملحمہ کبریٰ کا واقع ہونا ہزارہا مسلمانونکا تین روز اپنے خیموں سے قسم کھا کر نکلنا کہ فتح کر لینگے یا شہید ہو جائینگے اور شام تک سب کا شہید ہو جانا آخر میں نصرت الٰہی کا نزول فرمانا مسلمانوں کا فتح اجل واعظم پانا اتنے کافروں کا کھیت ہونا کہ پرندہ اگر اون کی لاشوں کے ایک کنارے سے اوڑے تو دوسرے کنارے تک پہنچنے سے پہلے مر کر گر جائے۔ مسلمانوں کا اموال غنیمت تقسیم کرتے میں ابلیس لعین کی

زبان سے خروج دجال کی غلط خبر سنکر پلٹنا وہاں اوس کا نشان نہ پانا پھر اوس خبیث
اعاذنا اللہ منہ کا ظہور کرنا بیٹھنا۔ عجائب دکھانا مینھ برسانا کھیتی اوگانا زمین کو حکم دیکر
خزانے نکلوانا خزانوں کا اوس کے پیچھے ہولینا اوس سے پہلے ستر ہزار یہود طیلسان
پوش کا اوس کافر پر ایمان لانا اور نا اشکر جنود دجال کا ایک جوان مسلمان کو تلوار سے
دو ٹکڑے کر کے پھر زندہ کرنا اوس کا اس پر فرمانا کہ اب مجھے اور بھی یقین ہو گیا
کہ تو وہی کانا کذاب ملعون ہے جس کے خروج کی ہمیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے خبر دی تھی اگر کچھ کر سکتا ہے تو اب تو مجھے بے ضرر پہنچا پھر اوس کا اون پر
قدرت نپانا خائب و خاسر ہو کر رہ جانا چالیس روز میں اوس ملعون کا حرمین طیبین
کے سوا تمام جہان میں گشت لگانا الحذر [illegible] کا ملک شام میں جمع ہونا اس
خبیث کا انھیں محاصرہ کرنا [illegible] ایسے عورتوں کا محصور ہونا
۔ گیا تمہارے نکلنے سے پیشتر یہ سب وقائع واقع ہولیے واللہ کہ سرتاج جھوٹے ہو
اب چلیے **مقارنات** ناگاہ اسی حالت میں قلعہ بند مسلمانوں کو آواز آنا کہ گھبراؤ نہیں
فریادرس آپہنچا عیسیٰ موعود علیہ الصلاۃ والسلام کا باب دمشق کے پاس دمشق
الشام کے شرقی جانب منارہ سپید کے نزدیک دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے
آسمان سے نزول فرمانا نہائے بالوں سے پانی ٹپکنا جب سر جھکائیں یا اوٹھائیں
موئے مبارک سے موتیوں کا جھڑنا یہاں تکبیر ہو چکی نماز قائم ہے حضرت امام
مہدی کا بامر عیسوی امامت فرمانا حضرت کا اون کے پیچھے نماز پڑھنا سلام پھیر کر
دروازہ کھلوانا اوس طرف ستر ہزار یہود مسلح کے ساتھ اوس مسیح کذاب یک چشم کا
ہونا مسیح صدیق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اوس کا بدن گھلنا بھاگنا عیسیٰ

علیہ الصلاۃ والسلام کا اوس کے تعاقب میں جانا باب لد کے پاس اوسے قتل فرمانا

اوس کا خون ناپاک اپنے نیزہ پاک پر دکھانا کیا تمپر یہ صفات صادق ہیں کیا تمسے یہ

وقائع واقع ہوئے لا واللہ صریح جھوٹے ہو آگے سنئے **واقعات عہد مبارک**

سید موعود مسیح محمود صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کا صلیبیں توڑنا خنزیر کو قتل

فرمانا جزیہ او ٹھادینا کافرسے اما الاسلام واما السیف پر عمل فرمانا یعنی اسلام لا

ورنہ تلوار تمام کفار روئے زمین کا مسلمان یا مقتول ہونا یہود کو گن گن کر قتل فرمانا

پیڑوں پتھروں کا مسلمانوں سے کہنا اے مسلمان آیہ میرے پیچھے یہودی ہے سو

ادین اسلام کے تمام مذاہب کا یکسر نیست و نابود ہو جانا روحاء کے راستے سے حج یا

عمرے کو جانا مزار اقدس سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر سلام کرنا

قبر انور سے جواب آنا اور اون کے زمانے میں طرح کا امن چین ہونا لالچ حسد

بغض کا دنیا سے اٹھ جانا شیر کے پہلو میں گائے کا چرنا بھیڑیے کی بغل میں بکری

کا بیٹھنا سانپ کو ہاتھوں میں لیکر بچوں کا کھیلنا کسیکا کسیکو ضرر نہ پہنچانا آسمان کا اپنی

برکتیں اونڈیل دینا زمین کا اپنی برکات اوگل دینا پتھر کی چٹان پر دانہ بکھیر دو تو

کھیتی ہو جانا او تنے اوتنے بڑے اناروں کا پیدا ہونا چھلکے کے سایے میں ایک جماعت کا

آجانا ایک بکری کے دودھ سے ایک قوم کا پیٹ بھرنا روئے زمین پر کسیکا محتاج

نہونا دینے والا اشرفیوں کے توڑے لیے پھرے کوئی قبول نکرے وغیرہ وغیرہ کیا

یہ تمہارے اس زمانہ پر شور و شین کے حالات ہیں کلا واللہ صریح جھوٹے ہو اسی

طرح اور وقائع کثیرہ مثلاً یاجوج ماجوج کا عہد عیسوی میں نکلنا دجلہ و فرات وغیرہما

دریا کے دریا پی کر بالکل سکھا دینا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا بحکم الٰہی مسلمانوں کو

کوہ طور کے پاس محفوظ جگہ رکھنا یاجوج وماجوج کا دنیا خالی دیکھکر آسمان پر تیر پھینکنا کہ زمین تو ہمنے خالی کرلی اب آسمان والوں کو ماریں اللہ تعالیٰ کا اون خبیثوں کے استدراج کے لئے تیروں کو آسمان سے خون آلودہ واپس فرمانا اونکا دیکھکر خوش ہونا کودنا پھر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا سے اون اشقیا پر بلائے نغف کا آنا سب کا ایک رات میں ہلاک ہو کر رہجانا ردی زمین کا اونکی عفونت سے خراب ہونا دعائے عیسوی سے ایک سخت آندھی آکر اونکی لاشیں اوڑاکر سمندر میں پھینک دینا عیسیٰ و مسلمین کا کوہ طور سے نکلنا شہروں میں از سر نو آباد ہونا چالیس سال زمین میں امامت دین و حکومت عدل آئین فرماکر وفات پانا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں دفن ہونا جب تم اپنی عمر جو لکھا کر آئے ہو پوری کرلو تو انشاء اللہ العظیم سب مسلمان علانیہ دیکھ لیں گے کہ حضرت عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے تمھیں تو گلا دبا کر تمھارے مقر اصلی کو پہنچایا اوران باقی واقعوں سے بھی کوئی تمپر صادق نہ آیا پھر تم کیونکر مماثل عیسیٰ و مراد احادیث ہوسکتے ہو اگر کہیے ہم حدیثوں کو نہیں مانتے۔ جی یہ تو پہلے ہی معلوم تھا کہ آپ منکر کلام رسول اللہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مگر یہ تو فرمائیے کہ پھر آپ مسیح موعود کس بنا پر بنتے ہیں کیا قرآن عظیم میں کوئی آیت صریحہ قطعیۃ الدلالۃ موجود ہے کہ عیسیٰ کا نزول موعود ہے تو بتاؤ اور نہیں تو آخر یہ موعود موعود کہاں سے گا رہے ہو انھیں حدیثوں سے جب حدیثیں نمانوگے موعودی کا پھندا کس گھر سے لاؤگے ع شرم بادت از خدا و از رسول۔ مگر بحمد اللہ مسلمان کبھی ایسی زٹلیات پر کان نرکھینگے کیا ممکن ہے کہ معاذ اللہ وہ

ارشادات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھوٹا جانیں اور اون کے منکر مخالف کو سچا حاش للہ حاش للہ اور پھر مخالف بھی وہ جو خود اونہیں ارشادات کے سہارے اپنے خیالی پلاؤ پکاتا ہو تمھارے موعود بننے کو تو حدیثیں سچی مگر تطبیق اوصاف و وقائع کے وقت جھوٹی اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ **جواب سوال اخیر** اب نہ رہا مگر سائل کا حضرت امام مہدی واعور دجال کی نسبت سوال بتوفیق اللہ تعالیٰ اوس کے جواب لیجیے **قولہ** حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں **اقول** ہے اور بہ تفصیل ہے **قولہ** ہے تو اوس کی آیت **اقول** ایک نہیں متعدد۔ دیکھو سورۂ والنجم شریف آیت تیسری اور چوتھی۔ سورۂ فتح شریف آخر آیت کا صدر۔ سورۂ قلب القرآن مبارک کی پہلی چار آیتیں۔ وغیر ذلک مواقع کثیرہ

جواب دوم دیکھو مقدمہ اولیٰ **جواب سوم** قادیانی کا نکلنا اوس کا عیسیٰ موعود ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اوس کی آیت اور نہیں تو وجہ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ الحمد للہ کہ یہ مختصر جواب ۲۲ رمضان مبارک روز جان افروز دوشنبہ ۱۳۱۵ھ کو حلہ پوش اختتام اور بلحاظ تاریخ **الصارم الربانی علی اسراف القادیانی** نام ہوا و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد واٰلہ و صحبہ اجمعین

و آخرد عونا ان الحمدللّٰہ رب العلمین واللّٰہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

محمد المعروف بحامدرضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمد المصطفی النبی الامی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم